اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی /ساتواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 2/ستمبر 2024ء بمطابق ۲۷/صفرالمظفر ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	چیئرپرسنز کا پینل۔	04
3	دعائے مغفرت۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	08
5	رخصت کی درخواستیں۔	40
6	مشترکہ مذمتی قرارداد۔	40

جلد 07 ☆☆☆ شمارہ 01

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 2 ستمبر 2024ء بمطابق ۲۷ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03:35 منٹ پر زیر صدارت محترمہ غزالہ گولہ بیگم' ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ط بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ

بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ

الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ لا قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ ط

اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ قف وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

﴿پارہ نمبر ۲ سُوۡرَۃُ البقرہ آیات نمبر ۱۵۴ تا ۱۵۷﴾

ترجمہ: اور نہ کہو اُن کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مُردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔ اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑی سی ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میوؤں کے۔ اور خوش خبری دے اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے اُن کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر عنائیتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہے سیدھی راہ پر۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔اَعُوذُبِاللّٰہ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم . بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔
میں قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر13 کے تحت رواں اجلاس کے لیے ذیل اراکین اسمبلی کو **پینل آف چیئر پرسنز** نامزد کرتی ہوں۔

جناب محمد صادق سنجرانی صاحب، ملک نعیم خان بازئی صاحب،

جناب خیر جان بلوچ صاحب، میر زابد علی ریکی صاحب۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: میڈم اسپیکر! 12 اگست کی رات کو میر بلوچ کی بہیمانہ قتل پر میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کی مغفرت کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔جی تمام شہداء کے لیے ایک جگہ پر فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آمین۔وقفہ سوالات۔میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 6 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Questen No.6 منسٹر میرا خیال سے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اچھا! میر زابد علی ریکی صاحب! ایک آپ سے گزارش ہے کہ کیونکہ یہ محکمہ داخلہ وقبائلی امورسی ایم صاحب کے پاس ہیں، جی۔تو اُنکو اگر آپ وقفہ سوالات کو continue رکھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے کیونکہ سی ایم صاحب موجود نہیں ہیں۔اگر اُن کو next اس کے لیے اگر آپ ڈیفر کرنا چاہتے ہیں تو آپ بتا دیں۔ اور اگر continue رکھنا چاہتے ہیں بھی آپ بتادیں۔

میر زابد علی ریکی: میں کہتا ہوں next سیشن میں رکھیں شاید سی ایم صاحب کسی ہوم منسٹر کا شاید ہمارے دوستوں میں سے کسی کو ہوم منسٹر کا، یا اسفند یار کا نام زیادہ چل رہا ہے شاید ہو سکے اُس کو ہوم منسٹر کا محکمہ سونپ دیا جائے۔یہ next سیشن کے لیے ڈیفر کر دیں تو بہتر ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تو پھر تمام سوالات کو جو ہیں جو محکمہ داخلہ وقبائلی امور سے related ہیں اُنھیں۔ اور پی ڈی ایم اے کے بھی کیونکہ اِس کا محکمہ بھی جو ہیں وہ سی ایم صاحب کے پاس ہے۔تو اُن کی غیر موجودگی میں آپ لوگوں نے جس طرح کہ کہا کہ ڈیفر کیا جائے۔تو تمام محکمہ داخلہ وقبائلی امور، محکمہ پی ڈی ایم اے اِن کو جو ہیں ڈیفر کر کے next سیشن کے لیے جو ہیں ان کو رکھا جاتا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! ایک مسئلہ ہے اُس کو اگر آپ اجازت دیں گے تو میں تھوڑا اس پر بات کرتا ہوں، دومنٹ کے لیے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر صاحبہ! یہ ایک انتقال ہے نمبر 988 مورخہ 13-19 کو جو ایک زمین تھی یہ ڈپٹی کمشنر نے خود اپنے حکم سے اپنے نام پر منتقل کر دی۔ اور ایک سپریم کورٹ کا ایک حوالہ انہوں نے دیا ہے جس میں نمبر 164/20717 ہے۔ اور یہ حوالہ جو ہیں یہ جعلی ہیں۔ اور یہاں میں یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ سپریم کورٹ کی آرڈر کو غلط طریقے سے انہوں نے اس کی تشریح کی ہے اِس میں جو ہوا ہے۔ اور ایک سرکاری زمین کو بندر بانٹ کر کے لوگوں کے نام پر کیا ہوا ہے جو وہاں کے لوگوں میں ایک انتشار پیدا ہوا ہے۔ اور یہ زمین ملک رابرٹ کے نام پر ہے اُن کے لواحقین نے بھی یہ رابطہ کیا ہوا ہے کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے جو اُن کی زمین بھی اس میں شامل ہے۔ لہٰذا وہ جوان کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے۔ میں صرف اتنا آپ سے درخواست کرتا ہوں اسپیکر صاحبہ! کہ آپ اس کو قائمہ کمیٹی کے حوالے کر لیں کہ اِس پر تحقیقات کریں کہ اصل حقائق ہیں کیا۔ تو یہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کو میرے اُس پر ان کو اس قائمہ کمیٹی کے حوالے کر دیں کہ اگر آپ حکم دے دیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔ زمرک خان صاحب! آپ کی جو بات ہے وہ متعلقہ کمیٹی تک جو ہیں ہم پہنچا دے رہے ہیں۔ اسٹینڈنگ کمیٹیز کو لے کر تو آگے pursue کر دیتے ہیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا ہے آپ نے؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ہاں۔ جی ہم کر رہے ہیں کمیٹی کو۔ کمیٹی کو ریفر کر رہے ہیں کہ آپ ان چیز کو جو ہیں ناں آگے لے کر متعلقہ کمیٹی جو ہیں وہ اس کو آگے لے کر چلیں جی۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میں میڈم! آپ کی نوٹس میں لاتا ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے بلوچستان کے تین ہزار پروفیسرز، گورنمنٹ ملازمین‘ اسٹوڈنٹس لیڈرز اور جرنلسٹوں کو فورتھ شیڈول میں ڈالا گیا ہے میں سمجھ نہیں رہا ہوں کہ اُن پر جو چارجز لگایا ہوئے ہیں اُن کو آپ زبردستی کیوں دھکیل رہے ہیں کہ جی آپ آزادی پسند ہیں۔ میڈم! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں سرکار سے کہ تین ہزار لوگوں کو جس میں پروفیسرز ہیں‘ ڈپٹی اسپیکرز ہیں اور اسٹوڈنٹس لیڈرز ہیں‘ ایسے پر امن لوگ ہیں اُن کو فورتھ شیڈول میں ڈالا ہے۔ اب فورتھ شیڈول کیا ہے فورتھ شیڈول تو انتہائی anti-State چیز ہے۔ تو میں سی ایم صاحب نہیں ہیں میں آپ کی توسط سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو تین ہزار لوگ ہیں اُن کو آپ revisit کریں کہ آپ خوامخواہ جتنے حب الوطن لوگ ہیں اُن کو کیوں آپ declare کر رہے ہیں کہ یہ anti-State ہیں نمبر ون۔ اور نمبر ٹو ہم جب بارڈر کے لوگ ہیں ہمیں دو بڑے issues ہیں میڈم۔ خاص طور پر چاہے آپ کا ژوب ہو یا آپ کا بارکھان ہو یا جو ہیں ناں حب اور یہ ہو۔ وہاں پر جو زمیندار fertilizer لاتا ہے یا چینی

لے کر آتا ہے وہاں ایف سی اس کو پکڑ لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں میں سی ایم صاحب سے کیونکہ وہ موجود نہیں ہے' گزارش کرتا ہوں کہ انکا کوئی mechanism ہو۔تاکہ لوگوں کو یہ تکالیف ناں ہوں ۔اب تربت میں چینی چاہیے وہ تو حب سے ہی گزر کے جائیگا ناں۔آپ وندر سے اسکو پکڑ لیتے ہیں۔رکھنی سے جو ہے ناں fertilizer آرہا ہے رکھنی کے لئے آپ جونہی جو ہے ناں وہ رکنی میں داخل ہوجاتا ہے آپ اُس کو پکڑ لیتے ہیں۔یہ issues ہیں آپ نوٹ فرمائیں اور سی ایم صاحب کے نوٹس میں لے آئیں۔اور خاص طور پر یہ فورتھ شیڈول جو ہے ناں یہ بہت خطرناک ہے۔اِس کو بیٹھک کمیٹی آپ بنادیں تاکہ اس کو جانچ کرلیں کہ بیگناہ لوگوں کو آپ کیوں فورتھ شیڈول میں ڈال کے اُن کو بی ایل اے کے حوالے کررہے ہو۔ thank you جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you ڈاکٹر صاحب آپ کے پوائنٹس آگئے۔ جی۔

جناب بخت محمد کاکڑ(وزیرامور حیوانات وڈیری ترقی): اسپیکر صاحبہ! چونکہ سی ایم صاحب نہیں ہیں ہمارے باقی منسٹرز بھی نہیں ہیں' اِس حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ اِس وقت بلوچستان حالات جنگ میں ہے اور گورنمنٹ کی ااس وقت جو پالیسی ہے clear cut پالیسی یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو گورنمنٹ کی تنخواہ لے رہے ہیں۔ اور وہ anti-State جتنے بھی elements ہیں ان کو support کررہے ہیں۔گورنمنٹ کسی بھی صورت میں چاہے وہ جس بھی ڈیپارٹمنٹ میں ہو جس شعبہ سے تعلق رکھتے ہو اگر ہم آج ان لوگوں کو support کررہے ہیں۔جن کے evidences موجود ہیں۔یہ اس بنیاد پر نہیں کیا گیا ہے کہ آیا کہ ایک لسٹ بنائی ہے کہ فلاں فلاں کو ڈال دو۔جو گورنمنٹ آفیسرز ہیں وہ وہاں پر جو non-State actors ہیں۔اُن کے ساتھ ان کے sympathisers ہیں انکے facilitators ہیں کہاں پر کس قانون کے تحت آپ ان کو لائسنس دینگے۔وہ تو already جب ان کے sympathy ہے ان لوگوں کے ساتھ۔تو پھر ہم لوگ کیوں اُنکو اس طرح چھوڑ دیں۔ ہم اگر اس طرح کا احتساب شروع نہیں کریں۔کہ آپ گورنمنٹ کی تنخواہ لے رہے ہو۔گورنمنٹ کی مراعات کو enjoy کررہے ہو اور آپ کے بچے گورنمنٹ سکولز میں پڑھ رہے ہیں۔گورنمنٹ سکالرشپ لے رہے ہیں۔باہر ممالک میں پڑھ رہے ہیں آپ کے بچے یہاں ڈاکٹرز بن رہے ہیں لیکن آپ اسٹیٹ کے خلاف ہیں۔آج یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم نے تمام چیزوں کو بالائے طاق رکھ کے سیاست کو بالائے تاق رکھ کے اس چیز کا فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے اس ملک کو بچانا ہے۔یا پھر اسی طریقے سے چلانا ہے۔لہٰذا میڈم اسپیکر وہ تمام لوگ کسی بھی رعایت کے حقدار نہیں ہیں۔ جو اسوقت بلوچستان میں بدامنی کے زمہ دار ہیں۔جو اسوقت بلوچستان کو اور پاکستان کو تباہ کرنے پرُتلے ہوئے ہیں۔جو معصوم لوگوں کو شہید کررہے ہیں۔اور ہم ان کو support کریں بلکل کوئی ایسا شخص جس کو illegally اس لسٹ میں شامل کیا گیا ہے اُس کا ہم کمیٹی بناتے ہیں' visit

کرتے ہیں کہ اگر اس کے خلاف اگر evidences ہیں پھر ہم سب بہ یک زبان ہو کر چھان بین کریں پھر جو بھی ہے جس کا چچا ماما ہے۔جس کا relative ہے وہ پھر disown کرے کہ یہ میرے ملک کا خلاف ہے۔میرے وطن کے خلاف ہیں۔لہذا میں اس کو disown کرتا ہوں ۔اس کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ یہاں کے resources کو enjoy کریں۔پھر ہمارے خلاف' ریاست کے خلاف باتیں کریں۔لہذا اس حوالے سے گورنمنٹ کا clear cut point of view ہے کہ جو ہماری پالیسی ہے اس حوالے سے چاہے جہاں پر ان کے facilitator ہیں اور sympathetisers ہیں ہم کسی بھی صورت میں اُن کو نہیں چھوڑیں گے۔thank you اسپیکر صاحب۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحبہ دیکھیں کہ ہمارے محترم وزیر صاحب نے وہ لسٹ دیکھے بغیر سب کو پاکستان دشمن قرار دیا ہے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں کہ بی ایس او پجار کا چیئرمین جو profederation ہے۔ نیشنل پارٹی کا supporter ہے۔آپ نے اسکو اس لسٹ میں ڈالا ہے۔ وہ سارا دن یونیورسٹی میں بیٹھ کر پاکستان' پاکستان' کر رہا ہے۔آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں جیسے کہ آپ نے اُس لسٹ کو دیکھا ہے۔ میں کئی لوگوں کو جانتا ہوں جو حُب الوطن ہیں۔ جو صرف قصور یہ ہے کہ وہ کوئی writter ہے کوئی lecturer ہے اَب اِن ہر چیزوں کو اپنے آپ کو حُب الوطن سمجھنا اور باقیوں کو دشمن سمجھنا۔یہ خود ایک دشمنی ہے۔ اگر یہ شوق ہے تو شوق پورا کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you ڈاکٹر صاحب۔جی میں welcome کرتی ہوں سینیٹر سردار عمر گورگیج صاحب کو' جی جتنے تمام ہمارے معزز اراکین بیٹھے ہیں' بشمول ایوان میں سردار عمر گورگیج صاحب کے ساتھ ہم سب کو welcome کہتے ہیں جی۔جی اسفندیار صاحب۔

جناب اسفندیار کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): گزشتہ دنوں میں جو واقعات بلوچستان میں رونما ہوئے اور اس میں بہت سارے ہمارے شہداء ہوئے بہت زیادہ لوگ شہید ہوئے جس میں ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب تھے اور اُن کے ساتھ ہمارے بھائی زخمی ہوئے۔اس طرح ہمارے موسیٰ خیل میں جو واقعہ ہوا اس میں بہت زیادہ لوگ شہید ہوئے۔اور بیگناہ شہید ہوئے۔اُس کے بعد وزیر اعظم صاحب آئے اُس کے ساتھ لوگ آئے۔چیف آف آرمی اسٹاف آئے۔ پاکستان کے پورے ذمہ دار لوگ' جو اِس ٹائم اہم عہدوں پر فائز ہیں' وہ سارے آئے یہاں پر meeting ہوئی۔ تمام سیاسی پارٹیز کو کال دی۔سب کو بلایا۔سب کو اکھٹا کیا۔سب سے رائے اور تجاویز لینے کے لئے کہ بلوچستان میں جو insurgency ہے جو آگ بھڑک رہی ہے جو اس کو ہوا دے رہے ہیں اس کو کس طرح ختم کرنا چاہئے۔اکثر ہمارے بھائی اسمبلی ہال میں یا meetings میں کہتے ہیں کہ بھئی مل جُل کر بات کرنی چاہئے اُنکے پاس جانا

چاہئے پہاڑوں پر جو بیٹھے ہیں ناراض لوگ، اُن سے بات چیت کرنا چاہئے بس ایک ہی لفظ ہے۔ ہم بھی اُسکے حق میں ہیں۔ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ بات چیت کرنا چاہئے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ پہلے وہ جائیں۔ وہ بات چیت کریں۔ اُن کے ساتھ اُنکے روابط ہونگے، تعلق ہوگا۔ جس طریقے سے ان کو مناتے ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں بس ٹھیک ہے ان کو منا کے لے آئیں۔ اگر اُن سے بات نہیں چلتی اور باتوں تک یہ محدود رہتا ہے، یا اسٹیٹ کے اوپر اس چیز کی بلیک میلنگ ہوتی ہے میرے خیال سے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ دوراہوں میں دورائے نہیں لینی چاہئے۔ نہ دو کشتیوں میں سوار نہیں ہونا چاہئے۔ یا اسٹیٹ کے ساتھ ہونا چاہئے کہ ہم پاکستانی تھے۔ پاکستانی ہیں اور پاکستانی رہیں گے۔ یعنی یا اسکے سوا ہمارا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو چل رہا ہے بہت سارے لوگوں کو معذرت کے ساتھ، قوم پرست جماعتوں کے سربراہوں کو اسمیں مدعو کیا گیا۔ اُن کو بلایا گیا کہ آپ اپنے تجاویز پیش کریں۔ بات کریں۔ ہمیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے؟ اُن سب نے معذرت کیا۔ اکثر اسمیں آئے ہی نہیں پیش ہی نہیں ہوئے۔ اُن کے ساتھ دو چیزیں ہیں۔ یا وہ anti-State ہیں یا وہ جو anti-State جو elements ہیں جو لوگ ہیں جو اسٹیٹ کے خلاف کر رہے ہیں اُن سے ڈرتے ہیں۔ دونوں میں ایک چیز تو لازمی ہے۔ نہ فرنٹ پر آتے ہیں، بات کرتے ہیں، نہ سامنے آکر بات کرتے ہیں۔ اور پیچھے پھر مختلف قسم کے بیانات دیتے ہیں۔ اِس فورم کے تحت میں اُن سے یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ لوگ جائیں ان سے مذاکرات کریں۔ کتنے بیگناہ لوگ شہید ہوئے ان کا کیا قصور تھا؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اِس پر قرارداد لائی گئی ہے۔ قرارداد پیش کی جائے۔ اس کے بعد پھر آپ اراکین اس پر بحث کر سکتے ہیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: میڈم اسپیکر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: میڈم اسپیکر! اِس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے تو اس میں تمام اراکین کے نام شامل ہونے چاہئے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ اپنی چٹ بھجوا دیں۔ اور جو ایجنڈا پر آئے ہوئے ہیں۔ جی ایک دفعہ قرارداد پیش ہو جائے۔ پھر جن جن معزز اراکین نے جنہوں نے بات کرنی ہے، کریں۔ سب کو ٹائم دیا جائے گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔ میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوالات دریافت فرمائیں۔ اور دوسرا یہ ہے کہ یہ بھی جو آپ کا سوال ہے یہ بھی releted ہے پی ڈی ایم اے سے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کو بھی ڈیفر کر دیا جائے next session کیلئے۔

میرزابدعلی ریکی: میڈم! کاش سی ایم صاحب آجاتے۔ یہ مون سون کا میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے پی ڈی ایم اے سے تعلق رکھتا ہے۔تو پورا بلوچستان میں میڈم! آپ کو پتہ ہے ہرجگہ نقصانات ہوئے ہیں۔ چاہے ژوب میں چاہے جس جگہ میں ہیں۔تو مَیں کہتا ہوں میں اس کے بارے میں کچھ بات بھی کرلوں۔ اگرسی ایم صاحب یہاں نہیں ہیں۔اُن کے باقاعدہ منسٹرز ہیں کابینہ کے بندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔کم از کم بلوچستان کی یہ آواز اُن تک پہنچ جائیگی۔ کہ ان نقصانات کا ازالہ ہو۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ concern گورنمنٹ سے کوئی جواب دینا چاہتے ہیں تو اس چیز کو لے لیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر برائے پی اینڈ ڈی): سی ایم صاحب نے مجھے ذمہ داری سونپی ہے کہ پی ڈی ایم اے کے جتنے بھی سوالات ہیں ان کا جواب دے دیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ok ٹھیک ہے۔

میرزابدعلی ریکی: ہمارے پی اینڈ ڈی کا منسٹر کہتا ہے کہ سی ایم نے مجھے اجازت دی ہے۔تو اس کے بارے میں مَیں بات کرنا چاہتا ہوں۔توجہ دلاؤ نوٹس ہے میرا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میرزابدعلی ریکی: میڈم! یہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ وزیر برائے محکمہ پی ڈی ایم اے کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائینگے کہ حالیہ مون سون کی طوفانی بارشوں کے نتیجے میں صوبہ بھر بالخصوص ضلع واشک میں سیلابی ریلوں، بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کے شدید مالی اور جانی نقصانات ہوئے ہیں۔خاص کر مال مویشی، مکانات ، باغات اور فصلات تقریباً تباہ ہوگئی ہیں۔ چونکہ علاقے کے لوگوں کا ذریعہ معاش زمینداری، کاشتکاری اور مال ومویشی پر منحصر ہے۔اس تباہی اور سیلاب کی وجہ سے لوگ نان شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں۔مزید براں غربت کے باعث بلوچستان کے لوگ کچے گھروں میں رہائش پزیر ہیں۔ مذکورہ بارشوں اور سیلاب کے باعث ان کے گھروں کو بھی کافی نقصانات پہنچے ہیں۔لہٰذا حکومت نے حالیہ مون سون بارشوں کے نتیجے میں متاثر ہونے والے اضلاع بالخصوص ضلع واشک کے عوام کی بحالی اور مالی امداد کی بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میرزابدعلی ریکی: میڈم! چاہے واشک ہو، چاہے ژوب ہو خضدار ہو بلوچستان کے جس ڈسٹرکٹ میں ہو جائے۔ یہ مون سون کی بارشوں میں کافی گھریں، زمینداروں کے بندات، سولر وغیرہ، ہر جگہوں میں روڈ یعنی جو بھی نقصانات ہوئے

ہیں۔بحرحال پی ڈی ایم اے کو سالانہ اس سال تو پانچ ارب تھا یعنی بیس سال ہو یا تیس سال ہو ہر سال ایک ایک ارب، دو دو ارب، تین تین ارب اس کو ملتا ہے۔میڈم! ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر بیٹھے ہیں اگر جس کے گھر منہدم ہو، نقصانات ہوں، ہم اُسکو خالی دو کلو آٹا یا چاول یا ایک خیمہ دے دینگے۔اس سے اس کو کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔آپ ایسا ایک، جس کے نقصان ہوتے ہیں میڈم اسپیکر! میرے خیال سے 2022ء میں نقصانات کافی ہوئے ہیں بلوچستان میں تو یہی پرائم منسٹر شہباز شریف آئے تھے دس ارب کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ہمارے ساتھی بیٹھے ہیں نصیر آباد کے ایم پی اے دو یا تین ہیں میرے خیال سے دس ارب کا، سلیم کھوسہ صاحب بھی بیٹھے ہیں ہمارے بھائی ہیں۔نقصانات جدھر بھی ہو جائیں ہمیں اعتراض نہیں ہے مگر جو وعدے ہوتے ہیں وہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتے۔دس ارب سے میرے خیال سے ایک روپیہ ابھی تک وہاں نصیر آباد میں بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔چاہے اُن کے گھر گرے ہیں چاہے اُن لوگوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اُن کے نقصانات گورنمنٹ وفاق اُن لوگوں کے ساتھ جو وعدہ کرتا ہے وہ وعدہ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ مگر ابھی تک جو مَیں کہہ رہا ہوں آج تک ایک روپیہ وفاق سے نہیں آیا ہے۔NDMA کا نام ہے صرف وفاق تک محدود ہے کچھ بھی نہیں کر رہا ہے بلوچستان کو NDMA نے آج تک مجھے بتائیں ہمارے پی اینڈ ڈی کے فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں وہ مجھے بتا دیں اتنے نقصانات بلوچستان میں ہر ضلع میں ہوا ہے۔قلات، خضدار، ژوب، پشین یا مختلف اضلاع میں۔اُن لوگوں کے نقصانات کا کیا دیا ہوا ہے یہی خیمے، یہی دال اور چاول ہے۔رزق اللہ دیتا ہے میڈم اسپیکر! ہمیں خیمے چاول دو کلو چینی نہیں چاہیے عملی کام کرے جس کے گھر گرے ہیں جس کو ابھی تک سایہ نہیں ہے کب تک وہ خیمہ میں گزارا کریگا۔اور کب تک آپ کا راشن چلایئگا۔زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ چلایئگا یا ایک دن چلایئگا۔باقی سارے کیا کریں گے۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! ہمارے سی ایم صاحب یہاں نہیں ہیں ہمارے سارے ساتھی یہاں بیٹھے ہیں اتحادی ہیں وفاق کے ساتھ خدارا NDMA سے، پرائم منسٹر سے ایک پیکیج کا اعلان کریں۔کہ بلوچستان کے جس جگہ میں نقصانات ہوئے ہیں چاہے زمینداروں کی فصلات خراب ہوئی پیاز کے حوالے سے کپاس کے حوالے سے یا زمینداروں کے سولر وغیرہ۔ میڈم اسپیکر! ہمارے واشک میں کم سے کم جنگیان، اُرماگے اور مختلف اضلاع میں تین سو چار سو زمینداروں کے سولریں ختم ہوگئے ہیں اور گھر تو بہت زیادہ گرے ہیں۔مگر چلیں رپورٹ آئیگی ڈپٹی کمشنر سے PDMA کو مگر کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میرے خیال سے صرف کاغذی کارروائی ہوگی عملی کام نہیں ہوگا۔ ہمارے ساتھی بیٹھے ہیں اسکو عملی جامہ پہنائے جو ہوسکتا ہے بلوچستان کے لئے جس جگہ میں نقصانات ہورہے ہیں مون سون کی بارشوں میں نقصان ہو رہے ہیں خدارا اُس کے لئے اُس کا گھر جائیگا یا فصلات خراب ہونگی۔یا سولر اُس کے ٹوٹ گئے ہیں کم سے کم پورا ایک مہینہ کے اندر اندر اُن لوگوں کے جو نقصانات ہیں گورنمنٹ چاہے PDMA سے کرتی ہے چاہے جس محکمے سے کرتی ہے اُن لوگوں کا ازالہ کروں

اُسکا کم ازکم جلدی کیا جائے۔ تو مَیں اسی حوالے پر میڈم اسپیکر صاحبہ! یہ بہت important ہے اچھا ہے ہمارے پی اینڈ ڈی منسٹر اُٹھ کر ہمیں بتائیں کہ سی ایم نے مجھ سے کہا ہے۔ خدارا ظہور صاحب آپ ایک بلوچ ہے۔ آپ اس وقت پی اینڈ ڈی کے منسٹر ہیں۔ آپ ایک ایسا پیکیج جس جس اضلاع میں مَیں نہیں کہتا ہوں کہ صرف واشک چاہے نصیر آباد ہے، قلعہ سیف اللہ ہے، ژوب ہے، پشین ہے، خضدار ہے، قلات ہے خاران ہے، جس جگہ میں ہے منسٹر صاحب آپ ایک ایسا کام کم ازکم کرلیں ایک مہینہ کے اندر اندر اُن کے جو نقصانات ہوئے ہیں پی ڈی ایم اے کے ذریعے سے کریں گے کسی اور طریقے سے کریں گے کم سے کم اُن کے نقصانات کا ازالہ کریں۔ ابھی آپ اندازہ لگائیں زلزلہ 2013ء میں آیا ماشکیل میں تو میرا خیال ہے 2021 میں مَیں نے جاکے اُن لوگوں کے دس کروڑ روپے، یعنی بارہ، تیرہ سال کے بعد وہ دس کروڑ میں نے جاکر ماشکیل میں اُن کا چیک وصول کیا۔ یعنی دس، گیارہ سال کے بعد۔ عوام انتظار نہیں کرینگے۔ پھر اپنی مدد آپ، آپ سے پیسے لینگے کسی اور سے لینگے۔ اپنی گاڑی بیچے گا زمین بیچے گا اپنے لئے کوئی گھر لیگا۔ یا زمینداروں کے بندات وغیرہ ٹوٹے ہیں اُن کو گھنٹے دیئے جائیں چاہے ٹریکٹر آور ہو، چاہے بلڈوزر آور ہو، اُن کے سولر گرے ہیں آپ مہربانی کریں ایگریکلچر کے حوالے سے فوری طور پر سولر دیا جائے۔ آج کل کیا رہ گیا ہے میڈم! بارڈرز تو بند ہونے جا رہے ہیں افغانستان سے لیکر ایران تک چاہے تربت گوادر ہو، آپ کے بارڈرز زیادہ سے زیادہ سے میں کہتا ہوں کہ چار یا پانچ مہینے کے بعد بند ہونے والے ہیں۔ یہی ذریعہ معاش آپ کی زمینداری، ایگریکلچر رہتا ہے۔ یہی رہے گا بلوچستان کے۔ آپ کے لئے کوئی سہارا نہیں رہیگا۔ اگر یہ بھی عوام کو ریلیف نہیں دیا جائیگا تو پھر آپ کیا کہیں گے، عوام کہاں جائیں۔ آپ تیس، چالیس ہزار ملازمتیں تو نہیں دے سکتے۔ بارڈر تو آپ بند کررہے ہیں ایگریکلچر کی یہ حالت ہے۔ زمینداروں کا نقصان ہوگا۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! جو ہمارے منسٹرز بیٹھے ہیں اس پر بات کریں یہ میری رائے ہے اگر آپ لوگ اس رائے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کو ایک عملی جامہ پہنائیں ظہور صاحب! مَیں آپ کو بتا رہا ہوں یقین کریں پورا بلوچستان کے مستقبل کیلئے سوچیں۔ خیمے، دال، چینی سے ہمیں چھڑائیں یہ ہمیں ضرورت نہیں۔ اس کو عملی جامہ پہنائیں علاقے کے جو نقصانات ہوتے ہیں اُنکے نقصانات کا ازالہ جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you. جی زمرک خان صاحب۔۔۔ (مداخلت)۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر صاحبہ! میں صرف اُتنا کہوں گا کہ۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: محترم زمرک خان صاحب! اس توجہ دلاؤ نوٹس پر instructions ہیں کہ صرف concerned بندہ اور منسٹر بات کرسکتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): میڈم اسپیکر! میرا علاقہ ضلع کچھی disturb ہوا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! میں کچھ مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان صاحب! لیکن مختصر کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! مَیں مختصر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں زابد ریکی صاحب نے توجہ دلاؤ نوٹس جو پیش کیا حقیقت میں یہ بہت اہم نوٹس تھا جس میں اُنہوں نے بات کی، اور حقیقت میں جو اُس نے جو باتیں کیں وہ بھی مَیں کہنے والا تھا لیکن مَیں مختصراً اتنا کہہ دوں کہ ہماری جو پالیسی بنتی ہے وہ پالیسی آفت کے متعلق جو بنتی ہے کوئی آفت آتی ہے قدرتی آفت آتی ہے وہ مختلف قسم کی ہوتی ہیں آگ لگ جاتی ہے، کہیں زلزلہ آتا ہے یہ ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ کس وقت آگ لگتی ہے کس وقت زلزلہ آتا ہے یہ اللہ کی طرف سے اُس کو پتہ ہے کہ کہاں زلزلہ آتا ہے۔ کچھ ایسی آفت آتی ہے جس کا ہمیں advance میں پتہ ہوتا ہے یہ جو مون سون بارشیں ہیں یہ صرف اِس سال تو نہیں شروع کہ اِس سال یہاں بارش ہوئی ہے تو ہم اِس کا بندوبست کریں۔ کم ازکم جب سے یہ دنیا بنی ہے یا اِس ملک میں ہم رہتے ہیں ایک سال اگر کم ہو اگلے سال زیادہ مون سون کی بارشیں ہوتی ہیں اور اس سے تباہی ہوتی ہے اور مون سون بارشوں کا سب سے بڑا جو ریلہ آتا ہے جو flood آتا ہے اُس کا ایک راستہ ہوتا ہے اور پھر وہ اپنا راستہ change کر کے آبادی کی طرف پھیلتا ہے اور وہاں تباہی مچ جاتی ہے۔ اس سے زراعت تباہ ہوتی ہے گھر ڈوبتے ہیں تو پالیسی کیا ہونی چاہیے پچھلے سال بھی بارشیں ہوئی ہیں اُن سے پہلے سال بھی ہوئیں، جس طرح ریکی صاحب نے کہا ہم نے اُن کا راستہ نہیں روکا ہے مجھے پتہ ہے اگلے سال پھر مون سون کی بارشیں آئینگی تو ہم بجٹ میں کیا رکھتے ہیں اُن کے لیے۔ ہم protection wall اُن کو دیتے ہیں کہ جی یہاں جو آبادی آتی ہے جس آبادی کو پوری آبادی تو نہیں ہے کہ پہاڑ سے، میں قلعہ عبداللہ کی بات کروں ایک سلسلہ چلتا ہے، کیا اُس سلسلے سے لے کر آخری پشین تک تو پوری آبادی کو تو اُڑا کر نہیں لے جاتے ہیں نہ پورے ایگرکلچر کو تباہ کرتے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ اِس اِس point پر یہ پانی اپنا راستہ change کرتا ہے پانی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ یہ جو مون سون کی بارشیں ہوتی ہیں ان سے بہت خطرناک قسم کا ریلہ آتا ہے تو مجھے یہ پتہ ہے کہ یہاں یہ توڑ کر اِس آبادی کو یہ نقصان پہنچا سکتا ہے یہاں زراعت کو تو کیا ہماری گورنمنٹ نے کوئی پالیسی بنائی ہے، نہیں بنائی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم وہاں خرچ کریں اُس کا راستہ روک لیں اور اُس کو ایک راستہ دے دیں کہ وہ جہاں بھی جاتا ہے سمندر میں اُترتا ہے یا ریگستان میں اُترتا ہے اُدھر تک جائے۔ وہی اِن کی بات ہے کہ ہم نے اپنے لوگوں کو فقیر بنایا ہوا ہے ہم پانچ کلو گھی اور پانچ کلو آٹا دیتے ہیں وہ کیا دس دن میں ختم ہوگا۔ دس دن کے بعد وہ فیملی کیا کرے گی، آپ اُن کے لیے گھر بنا کر دے دیں آپ اُن کے لیے زراعت کے ٹیوب ویلز کو repair کروا دیں اُن کو واپس سولر لگا کر دے دیں۔ بابا! ہمارے پاس، PDMA کے پاس اربوں روپے آتے ہیں کہاں خرچ ہوتے ہیں، تفصیل لی ہے اب خود لیتے ہیں کسی سے پوچھ کر بغیر قلعہ عبداللہ میں مجھے

کھی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قلعہ عبداللہ میں مجھے ٹرانسفارمر کی ضرورت نہیں ہے وہاں جو گھر بہہ گئے ہیں اُن گھروں کو بنانا چاہیے اُس ایگریکچر ٹیوب ویل کو فعال کرنا چاہیے جو وہاں تباہ ہوئے ہیں، ہاں بابا تم لوگ خیمے بھیجتے ہیں وہ خیمے بھی تو 25 کروڑ روپے کے خیمے غائب ہو گئے، مچھر دانی، ابھی مچھر دانی کو کیا کرنا ہے لوگ مچھر سے مر جائیں گے بھائی کوئی آدمی آج تک مچھر سے نہیں مرا ہے۔ صرف کرپشن کا ایک بازار گرم کیا ہوا ہے، اِس کو روکنا چاہیے تفصیل دے دیں میں PDMA سے کہتا ہوں چیف منسٹر صاحب سے کہ اِس کی پوری تفصیل دے دیں کہ کہاں خرچ ہوتا ہے کہ تین سال میں پانچ سال میں جو PDMA نے ایکشن کیا ہوا ہے، کیا اُس کا فائدہ آیا ہوا ہے کیا پچھلے سال جو مون سون آ گیا کیا پانچ کلو یا جو ہم نے راشن یا خیمے دیئے ہوئے تھے اِن سے ہم نے اُس مون سون کا راستہ روک لیا کیا اُن لوگوں کی کفالت ہوئی یا نہیں۔ بابا! آپ آ کر اِس بجٹ میں ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، فنانس یا ایگریکچر منسٹر ہیں ہمارے جو development کے منسٹر ہیں، اِس کے لیے آئندہ بجٹ میں پالیسی بنالیں کہ خاص کر آپ موسیٰ خیل سے لے کر ژوب سے لے کر یہاں تک قلعہ عبداللہ آجائے واشک آجائے نصیر آباد میں خاص کر میں نے خود دیکھا ہے پانی کا راستہ ہے ہی نہیں، اُس میں گھر ڈوب جاتے ہیں اُس میں اسکول ڈوبے ہوئے ہیں اُس میں نصیر آباد ڈی سی کا دفتر ڈوب گیا۔ سلیم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں حاجی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو اُس کے لیے پانی کا راستہ نہیں آپ نے روڈ بنائے ہوئے ہیں NHA نے روڈ بنا کر پانی کا راستہ ہی نہیں دیا ہے۔ بابا! ہماری گورنمنٹ اُن کو بتا دے NHA کے DG کو بُلا لیں کہ آپ نے کس طرح روڈ بنائی ہے پانی کا راستہ کہاں سے نکالا ہے، نہیں دیا ہے۔ تو ہمارے گھر ڈوب گئے ہمارا ایگریکلچر ڈوب گیا۔ ابھی میں کل قلعہ عبداللہ سے آ رہا تھا ہمارا پورا حلقہ flood میں ڈوب گیا اُن کا ایگریکلچر تباہ ہو گیا کیونکہ اُن کا راستہ ہم نے نہیں دیا۔ جب ٹینڈر ہوتا ہے ہم دیتے ہیں کہ راستہ دے دو آپ کے ڈیپارٹمنٹس اُن کو اتنا راستہ دیتے ہیں وہ پانی کراس نہیں کر سکتا ہے تب پانی اُوپر آ جاتا ہے اور وہ زراعت کو جو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، ہمیں اِس پر ایک پالیسی بنانی چاہیے یہ جو دس پندرہ ارب ہم یہاں خرچ کرتے ہیں اِسی دس پندرہ ارب سے اِن ضلعوں کو جہاں زیادہ نقصانات ہوئے ہیں اُن لوگوں کے گھروں کو سنبھالیں اُن کے ایگریکلچر کو آگے لے آئیں اُن کو بحال کر کے دے دیں یہ پالیسی ہونی چاہیے بابا بھوک سے کوئی نہیں مرتا۔ وہ پانی بہا کے لے جاتا ہے ابھی آپ کو پتہ ہے کہ کتنے بچے ڈوب گئے ہمارے قلعہ عبداللہ میں دو بچے ڈوب گئے۔ ابھی اُن کے والدین کو آپ پانچ کلو دیتے ہیں تو پانچ کلو کا کیا کریں گے اور پھر جب تقسیم کرتے ہیں وہ تقسیم بھی غلط ہوتی ہے اپنے پیاروں کو دیتے ہیں اپنے آپس میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ میں آپ کو مثال دے دوں کہ PDMA کا سامان بک جاتا ہے یہ پہنچتا بھی نہیں وہاں تک تو پھر کیا فائدہ ہے اِس کا ثبوت چاہیے ثبوت بھی دے دیتا ہوں اگر نہیں دیا تو میں ذمہ دار ہوں اِس چیز کا۔ اور میں اِس کا مجرم ہوں میں سامنے اِس کو کہتا ہوں کہ آپ اِن

چیزوں کو کس طرح تقسیم کرتے ہیں کیا criteria ہے کس criteria کے تحت دیتے ہیں۔ آپ نے کسی MPA کو بٹھایا ہے آپ نے واشک کے MPA کو بٹھایا ہے آپ نے ژوب کے MPA کو بٹھایا ہے آپ نے نصیر آباد یا مجھے بٹھایا ہے کہ جی آپ کے ڈسٹرکٹ میں کیا نقصانات ہوئے آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے مجھے اِن چیزوں کی ضرورت نہیں اِن چیزوں میں جو کرپشن ہوتی ہے یہ مجھے نہیں چاہیے، مَیں نہیں کہتا ہوں کہ مَیں فرشتہ ہوں اور مَیں اپنی صفت آپ کے سامنے کر رہا ہوں کہ مَیں نے اِتنی تلوار چلائی ہے اور مَیں نے اِتنا کام کیا ہے۔ نہیں۔ سب کو بٹھانا چاہیے آج مَیں کہتا ہوں اِس فورم پر چاہے وہ open forum ہو چاہے وہ cabinet کے through کر رہے ہو چاہے وہ کسی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو بلانا ہے چاہے ہر ڈسٹرکٹ کے MPA کو بٹھا دیں اُن سے کہہ دیں کہ جی آپ کے ڈسٹرکٹ میں کتنے نقصانات ہوئے اور کس طرح اُن کا مختلف نقصان ہوا ہے اُس کے ڈسٹرکٹ میں، میرے ڈسٹرکٹ میں مختلف نقصان ہوا ہے کسی کا گھر بہہ گیا ہے کسی کی زراعت بہہ گئی کسی کا اسکول گیا کسی کا ہسپتال گیا ہے اُن سے پوچھ کر ایک criteria کے مطابق اُس کو آگے چلائیں کہ جی واشک کو یہ دینا ہے ژوب کو یہ دینا ہے گوادر کو یہ دینا ہے تربت میں یہ کرنا ہے قلعہ عبداللہ میں یہ کرنا ہے اور وہ پیسے لاکر اِس ایڈمنسٹریشن کے through اس MPA سے پوچھ کر ان نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ یہ بند کرنا چاہیے مَیں تو اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ یہ جو فقیر بناتے ہیں ہم اپنے لوگوں کو یہ راشن یہ آج کے بعد میری ایک درخواست ہے ایک اپیل ہے اِس اسمبلی سے کہ یہ PDMA کو حکم ایک رولنگ آپ دے دیں کہ یہ دھندہ بند ہونا چاہیے آج کے بعد نہ کرنا چاہیے میری request ہے باقی آپ کی مرضی ہے۔ شکریہ اسپیکر صاحبہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: Thank you جی، میرے خیال میں بلیدی صاحب! ایک مرتبہ توجہ دلاؤ نوٹس پر اگر جنہوں نے بات کرنی ہے کرلیں پھر آپ اگر اُن کا واپس answer کریں گے تو بہتر رہے گا۔

وزیر پی اینڈ ڈی: میڈم! اِس پر open debate نہیں ہوسکتی اگر وہ کوئی قرارداد لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں اُس پر بے شک open debate ہو جائے۔ اگر آپ مجھے دومنٹ اجازت دیں تو۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: بلیدی صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو صرف یہ تھوڑا سا۔۔(مداخلت) گیلو صاحب منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں پھر ہم آپ کے سلیم کھوسہ صاحب کے اور اِن کے پھر ہم points لے لیں گے۔ منسٹر صاحب۔

وزیر پی اینڈ ڈی: Thank you میڈم اسپیکر۔ جس طرح۔۔(مداخلت)۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: گیلو صاحب، کھوسہ صاحب! اگر آپ دومنٹ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب اگر اُن کو جواب دے دیں کیونکہ according to the rules یہی ہے کہ منسٹر صاحب نے answer دینا ہے اُس کے بعد آپ لوگ

بیشک توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کو carry on رکھ سکتے ہیں۔ میں سب کو دوں گی۔۔۔(مداخلت) بلیدی صاحب! آپ سے request کر رہے ہیں اگر kindly آپ اگر آپ کہیں تو اِن کو دو دو منٹ اِن کے پانچ پانچ منٹ اِنہیں ہم دے دیتے ہیں۔

وزیر پی اینڈ ڈی میڈم اسپیکر! پہلے مَیں اِن کو جواب تو دے دوں جو PDMA کا موقف ہے اور اُس کو پیش کر دوں اِس اسمبلی کے سامنے بعد میں جو بولتے رہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: Kindly ایک ٹائم پر ایک بات کرے گا، اور جب تک مجھے کسی کی چٹ نہیں ملے گی نام کی مَیں اُس کا نام نہیں پکاروں گی۔ kindly آپ لوگوں نے جس نے بات کرنی ہے وہ اپنی چٹ مجھے بھجوا دیں by name تا کہ مَیں اُس کا نام call کر کے پھر میں اُنہیں بُلا سکوں۔ kindly آپ مہربانی کریں۔۔۔(مداخلت)۔ جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: بلیدی صاحب! آپ جیسے سمجھیں کیونکہ آپ کی بات میں disturbance نہ ہو۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: چونکہ مجھے حکومت نے جو اہم ذمہ داری دی ہے کہ مَیں PDMA کی طرف سے respond کروں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چلیں جی دو منٹ آپ چھوڑ دیں منسٹر صاحب کو بولنے دیں کہ اُن کا point of view جائے۔ جی carry on بلیدی صاحب! آپ کریں۔ جی۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جی مَیں جواب دے دوں، ایک منٹ۔۔۔(مداخلت)۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اچھا لہڑی صاحب! ایک بات ہے کہ کیونکہ میں تمام جتنے بھی ممبرز ہیں سب کو ہم ٹائم دیں گے آپ پانچ منٹ منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔ اُن کا point of view آجائے، اُس کے بعد ہم تمام جتنے بھی اراکین ہیں سب کی بات سُنی جائے گی۔

جناب یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): وہ بات کر لیں اسکے بعد وہ جواب دے دیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: رولز یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی توجہ دلاؤ نوٹس آتا ہے تو concerned minister اُس کا جواب دے دیتا ہے، سیکرٹری صاحب! آپ بیشک اُسکو interrupt کر سکتے ہیں۔ اُس میں اگر PDMA کے حوالے سے یا سیلاب کے حوالے سے کسی نے بات کرنی ہے تو بیشک قرارداد لے آئیں جس میں سارے ممبران اپنا مؤقف دیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تمام ممبرز سے ایک request ہے اگر آپ لوگ detail میں توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ہم اِسے دو گھنٹے کے لیے Thursday کے لیے۔۔۔(مداخلت)۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: یہ توجہ دلاؤ نوٹس اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے۔ تو گورنمنٹ نے respond تو کرنا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: نہیں نہیں آپ لوگوں کا حق ہے۔۔۔ (مداخلت)۔ بلیدی صاحب! آپ سے request ہے اگر آپ دومنٹ بیٹھ جائیں ان کی بات کو سُنیں۔ زہری صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ اپنی بات کو continue کریں۔ ڈاکٹر صاحب! میری آپ لوگوں سے request ہے کہ جی ہم آپ کی بات کو continue رکھ رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔

(اِس موقع پر اپوزیشن اراکین نے واک آؤٹ کیا)

میر محمد خان لہڑی: دیکھیں بات چھڑ گئی تو اُس کے مطابق ہر ایک اپنے علاقے کے متعلق بات کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چلیں لہڑی صاحب! آپ کی بات سے اتفاق کیا۔ تمام ممبران کو ابھی منا کر لے کر آ جائیں اور اُس پر جنرل بحث بھی ہم رکھ لیتے ہیں اور continue رکھیں پھر اُس کے بعد منسٹر صاحب اُس کو conclude کریں گے۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مواصلات وتعمیرات): میڈم! میری ایک ریکوئسٹ ہے آگے آپ کے بہت سارے ایجنڈے ہیں۔ آگے بہت اہم نوعیت کے ایجنڈے ہیں، وہ لازمی ہیں اِس پر کافی ٹائم لگ جائے گا، اِس پر میری گزارش ہوگی کہ آپ کی جو آنے والی اسمبلی ہے اُس کے لیے اِس میں ٹائم رکھ لیں اور ایک دن پوری اسمبلی اِس پر صحیح طریقے سے بحث کرے کیونکہ یہ ایک اہم نوعیت کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ تو اُس پر یہ میری گزارش ہوگی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔ پہلے جی ایک کوئی ممبر جائے اُنھیں منا کر لے آئیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: اسمبلی اپنی روایات اور رولز آف بزنس کے تحت چلتی ہے جو اِسی اسمبلی نے بنائی ہیں، اُس اسمبلی کا:

50-E.

(1) There shall be no debate on such questions or answers.

(2) The member the call attention shall not have a right of reply and no other member except the member moving the call attention shall be allowed to speak on a call attention.

میڈم اسپیکر یہ رولز جو ہیں اسمبلی نے بنائے ہیں۔ تو آپ سے گزارش ہے یہ رولز کے تحت اسمبلی چلائیں اور ہماری اپوزیشن

بہت ہی قابلِ احترام ہے وہ بھی اِس رولز کے پابند ہیں۔اگر اُنہوں نے بات کرنی تھی تو وہ قرارداد لے آتے جس پر سارے متفقہ بات کرتے، ہم ہیں، اُسی mover نے جب توجہ دلاؤ نوٹس پیش کی تو چونکہ مجھے حکومت کی جانب سے یہ کہا گیا کہ آپ جواب دیں تو میں اُن کو جواب دینے لگا تھا اب اِس بات پر ناراض ہوکر جانا سمجھ سے بہت بالاتر ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چلیں بلیدی صاحب ہمیں تو continue رکھنا ہے اپنی اسمبلی سیشن کو تو اِس میں kindly کمیٹی ممبرز کچھ جائیں اُن کو منا کر لے آئیں تا کہ ہم اس کو آگے continue رکھیں۔

(خاموشی اس مرحلے میں اپوزیشن اراکین واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ڈاکٹر صاحب !welcome

میر غلام دستگیر بادینی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میڈم اسپیکر! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان میں مون سون کی بارشیں ہورہی ہیں بلوچستان میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں تباہ کن بارشیں ہورہی ہیں۔افسوس اس چیز کا ہے کہ یہ بارشیں آپ کی ڈسٹرکٹس میں صرف نہیں ہوئی ہیں بلکہ یہ ژوب میں، شیرانی میں، خضدار میں، قلات میں بلکہ تمام ڈسٹرکٹس میں یہ تباہ کن بارشیں ہوئی ہیں۔میڈم اسپیکر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دو کلو چاول دو کلو آٹا دو کلو چینی دو کلو دال یہ عوام کو دی جارہی ہیں۔آپ یقین کریں یہ بھی کیڑوں سے بھرے ہوئے ہیں۔خدارا اس عوام کو لوگوں کو یہ جو دو دو کلو ہے یہ نہیں دیں اگر ریلیف دینا ہے ریسکو کرنا ہے تو کم از کم آپ لوگوں کو شیلٹر دے دیں لوگوں کو چھت دیں۔لوگوں کے گھر گر جاتے ہیں آپ یقین کریں جیسے میرے ساتھی زاہد صاحب نے کہا کہ لوگ اپنی زمین بیچ دیتے ہیں۔لوگ اپنی گاڑیاں بیچ دیتے ہیں۔یہاں تک کہ لوگ اپنے آپ کو گروی رکھ دیتے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کے پیسے اِتنے عرصے میں واپس کرونگا۔وہ اپنے لیے انتظار نہیں کرتا ہے کہ سال، چھ مہینے کے بعد وہ پیسے آجائیں شاید ہمیں ملیں۔اور آپ یقین کریں جیسے ہمارے ساتھی زمرک خان صاحب نے کہا کہ منظورِ نظر، یہ منظورِ نظر لوگوں کو نوازا جاتا ہے یہ کم از کم یہ سلسلہ ختم کیا جائے۔اگر ہم آ کے کسی کی، غریب کی، جھونپڑی یا کوٹھی یا کمرہ اُس کا گر چکا ہے اور اُدھر بھی آ کے ہم منظورِ نظر شروع ہو جائیں تو میرا خیال میں اِس طرح نہیں ہونا چاہیے۔اگر کسی غریب کا کمرہ گر چکا ہے اُس کی boundary wall گر چکی ہے اُس کا جو پردہ چادر اور چار دیواری ہم کہتے ہیں اُس میں بھی آ کے ہم منظورِ نظر پر چلے جاتے ہیں انتہائی افسوس کی بات ہے۔پھر میڈم اسپیکر! آفت زدہ' آیا وہاں visit کیا گیا؟ نوشکی میں جیسے میرے ساتھیوں نے ہر ایک نے اپنے ڈسٹرکٹ کے بارے میں بات کی۔اِسی طرح ہمارا ضلع ڈسٹرکٹ نوشکی اِنتہائی متاثر ہے، لوگوں کے solar plates جو ہیں عوام کے اُڑ گئے یا پانی بہا کے لے گیا۔یا زمینیں بندات، میں پورے اسمبلی کو اور اپنے ساتھیوں کو دعوت دیتا ہوں آپ لوگ آجائیں۔دیکھیں زمینداروں کے، لوگوں کے، عوام کے گھر کس طرح گر گئے ہیں روڈوں پر میں نہیں آتا ہوں۔

روڈز اگر نہیں بنیں گی وہ چار دن چل جائے گا کم از کم لوگوں کو زمینداروں کو آپ ایک ریلیف اور package دیں۔ ہمارے دوست منسٹر ایگری کلچر حاجی علی مدد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اسی طرح میر ظہور جان بیٹھے ہوئے ہیں۔لوگوں کو آپ ایمرجنسی میں rescue کریں کہ آپ ایمرجنسی میں لوگوں کو اور کچھ نہ دیں یہ دال ،چینی یہ ٹینٹس ،ایمانداری سے میڈم اسپیکر! ٹینٹ ڈبل روڈ پر بکتے ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ یہ ٹینٹس دیئے جاتے ہیں وہ بھی اِنتہائی ناقص اور تھرڈ کلاس میٹریل کے وہ ٹینٹس بھی لوگوں کو نہ دیے جائیں۔لوگ گرمی، سردی میں اگر سیلاب میں کسی بند پر ہر طرف پانی ہے مَیں نصیر آباد کو دیکھ رہا تھا آپ لوگ وہاں سے belong کرتے ہیں نصیر آباد سے،جعفر آباد سے کہ لوگ آ کے جیسے ہم لَٹ کہتے ہیں بند کہتے ہیں۔لوگ اُسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔لوگوں کو آپ کم از کم گھر دیں۔اُن لوگوں کو آپ بلڈوزر اور ٹریکٹر گھنٹے زمینداروں کو سولر پلیٹس دیں۔اہم چیزیں ہیں کہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے لوگوں کو گھر ،کمرے، برآمدے بنا کے دیئے جو آج تک ہیں۔اِس طریقے کا ہم سلسلہ شروع کریں میرے پسند ناپسند والے سے ہم نکل کے کم از کم دیکھیں پورے بلوچستان کو میں آفت زدہ سمجھتا ہوں کہ پورے صوبے کی غربت اِنتہا کو ہے اور لوگوں کے پاس گھر بنانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔کم از کم پورے صوبے کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔میری ریکوئسٹ ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: Thank you جی۔جی ڈاکٹر صاحب! ایک منٹ جی عاصم کُرد گیلو صاحب۔میں آپ کو ڈاکٹر صاحب گیلو صاحب کی پہلے سے چِٹ آئی ہے۔

میر محمد عاصم کُرد گیلو (وزیر مال): Thank you اسپیکر صاحبہ! بہت بہت مہربانی۔یہ جو ہمارے ریکی صاحب کی قرارداد ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے۔یہ حالیہ مون سون جو 2022ء میں آیا تھا وہ پورے بلوچستان کے جو ہمارے نصیر آباد ڈویژن کے ڈسٹرکٹس ہیں اُن کے structure تباہ کیے۔سولر پلیٹیں توڑ دیئے اور روڈوں کو بہا کر لے گیا۔ہم چاہتے تھے کہ اُن کا ازالہ ہو اور میاں شہباز شریف صاحب اُنہوں نے اعلانات کیے اُن اعلانات کا ابھی تک implement نہیں ہوا ہے۔پچھلی دفعہ ہم اسلام آباد گئے تھے تو اُن کو بتایا تو پانچ پانچ لاکھ روپے per house آپ نے اعلان کیا تھا کچے گھریں بنائیں۔وہاں سے تو اُنہوں نے ریلیز کیا اِدھر بھی دو تین دفعہ میں گیا ابھی تک وہ تا حال نہیں، ملنے والے ہیں،اور اِنشاءاللہ جلدی مل جائیں گے۔بی بی! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جو آفات کی زد میں آئے ہیں سب سے زیادہ ہمارا کچھی ڈسٹرکٹ ہوا ہے۔جتنے بھی آپ کے لورالائی، ہرنائی، ژوب اور گوڑی سے جتنا بھی پانی آتا ہے دو لاکھ کیوسک ناڑی بینک سے گزرتا ہے کچھ اُس پاس سے گزرتا ہے سارے جو، جھالاوان کا پانی آتا ہے، قلات کا بی نانی سے پانی آتا ہے، تین چار لاکھ کیوسک ہیں سارے ہمارے، کچی کے ہمارے جتنے بھی گاؤں ہیں، بالا ناڑی کے علاقے بھاگ کو hit کرتا ہے۔پچھلی دفعہ اُنہوں نے ہمارے structure وغیرہ سارے تباہ کیے تھے۔اِس دفعہ بھی ہم نے سی ایم

سے ریکوئسٹ کی کہ جو ہمارے پرانے اسٹرکچرز تباہ ہوئے ہیں اُن کو بنایا جائے۔ اور اِس دفعہ بھی ہمارے جو bridges ہیں اُس کے approach ہیں وہ سارے تباہ ہوئے ہیں وہ ہم نے ابھی تین چار دن بالکل ٹریفک بند تھی، ہم نے اپنی ذمہ داری پر اپنی جیب سے پیسے دیئے اُن کو سارا approach وغیرہ آج بھی اُدھر کام جاری ہے۔ بھاگ شہر جو اُس کو پانی لے جارہا تھا پوری رات ہم نے ڈپٹی کمشنر نے اپنی ذاتی مشینری بھیجی اپنے ٹھیکیداروں سے کہا کہ آپ ہماری اِمداد کریں۔ ہماری گورنمنٹ ہمارا ڈپٹی کمشنر ہمارا اسسٹنٹ کمشنر صاحب سب اپنے وسائل کو بروئے کار لارہے ہیں۔ جہاں تک زمرک صاحب بتارہے تھے PDMA کا ہے اُن کے لیے جو راشن دستیاب ہیں ہم لوگوں کو پہنچارہے ہیں جہاں تک ہماری رسائی ہوسکتی ہے ہم نے پہنچائی ہے اور انشاء اللہ کچھ دنوں کی بات ہے ہم نے سی ایم سے بات کی اُس نے promise کیا ہے جو ہمارے بندات ہیں جو بند ہیں یہ villages کو بچانے کے لیے جو ہمارے کچے تالاب ہیں، پانی پینے کیلئے کیوں کہ اسی پانی سے وہ اپنا سال بھر کا ذخیرہ کرتے ہیں پانی اور سال بھر اسی پانی کو پیتے ہیں جانور اور اِنسان بھی اِسی پانی کو پیتے ہیں۔ اُس کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ جہاں تک ہماری رسائی ہورہی ہیں ہم اپنے عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ اُس کے لیے ہم جدوجہد کررہے ہیں۔ بی بی Thank you

میڈم ڈپٹی اسپیکر: Thank you جی۔ محترمہ صفیہ بانو صاحبہ۔ صفیہ بانو صاحبہ موجود نہیں ہیں؟ دُمڑ صاحب جن کی میرے پاس chits آئی ہوئی ہیں میں پہلے kindly میں اُن کے نام لے لوں۔ جی اگر kindly آپ بھیجوادیں اپنا نام۔ سید ظفر علی آغا صاحب۔ اچھا صفیہ بانو صاحبہ موجود ہیں جی۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ میڈم اسپیکر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب صرف انہیں بات کرنے دیں صفیہ بانو صاحبہ کو جی۔ Thank you جی۔ جی صفیہ صاحبہ آپ بات کریں جی۔

محترمہ صفیہ بانو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدُ للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ ڈسٹرکٹ سوراب بلوچستان کا ایک پسماندہ ضلع ہے جس میں عوام کی گزر بسر اکثر کاشتکاری پر ہے۔ حالیہ بارشوں نے تیار فصلوں کو مکمل طور پر تباہ کیا۔ خصوصاً تحصیل میر آباد، یونین کونسل جیوا اور مولی میں کروڑوں کی پیاز اور ٹماٹروں کا نقصان ہو چکا ہے۔ براہِ کرم حکومت بلوچستان اور میڈم اسپیکر! آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ٹیم میری حوالہ کی جائے جو لوگوں کے نقصانات کا صحیح جائزہ لے کر اُن کے ازالہ کا کوئی راستہ نکالا جائے۔ ڈسٹرکٹ کے ذمہ دار آفیسران سے مجھے شفافیت کی کوئی توقع نہیں۔ قائد ایوان، PDMA سے کوئی بھی عوامی ریلیف، راشن ٹینٹ وغیرہ کی منظوری دیں۔ میڈم اسپیکر! آج بدقسمتی سے جو ممبر منتخب ہوتا ہے تو صرف اپنی پارٹی ورکرز تک محدود ہوتا ہے حلقے کے لیے نہیں۔ اور ڈسٹرکٹ کی سرکاری مشینری اُس کی غلامی

میں اگر کوئی ممبر یہاں آئے تو پورے حلقے کی نمائندگی اُن کے فرائض میں ہے۔اپنی پارٹی تک محدود رہنا یا جہاں حکومت مخالف MPA ہے تو اپنے ہارے ہوئے پارٹی ممبرز کو ترجیح دینا یہ کوئی جمہوریت ہے؟ جمعیت علمائے اسلام ہمیشہ ایک موقف پر زور دیتا آرہا ہے کہ ملک کو جمہوریت کے حوالے کریں۔ جو معزز ممبران اسمبلی میں آتے ہیں وہ عوام کی آواز بنیں میڈم اسپیکر! جمہوریت کو فروغ دیئے بغیر اس مقدس ایوان کی بے حرمتی ہے۔ریاست پاکستان سے بلوچستان کی حقوق لے کر بلوچستانی عوام کو دینا اِن بیٹھے ہوئے ممبران کی ذمہ داری ہے۔ بڑی معذرت کے ساتھ کرایہ کی لیڈر بننے کے شوق نہیں بلوچستان کے مستقبل کو اپاہج کرلیا آج بلوچستان کا ایک فرزند بغاوت کی نذر ہو کر زندگی کے بازی ہار جاتے ہیں۔ پھر دوسری دفاع پاکستان کی تہمت میں اور ہم آج اُس مقام پر ہیں کہ کوئی مذاکرات کے لیے ہم سے تیار نہیں۔ پکڑو مارو روڈیں بند کرو حکومتیں ایسی نہیں چلتی ہیں میڈم۔شکریہ میڈم اسپیکر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you۔سید ظفر علی آغا صاحب!

سید ظفر علی آغا: شکریہ میڈم اسپیکر! نحمدہٗ علیٰ رسول الکریم۔اما بعد اعوذُ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم اسپیکر! آج پی ڈی ایم اے کے حوالے سے میر زابد علی ریکی صاحب نے جو بات اس ایوان میں کہی پی ڈی ایم اے, پی ڈی ایم اے stands for provincial disaster management authority. ایک ادارہ ہے جس کو ہم اس بلوچستان میں اگر ہم یہ کہیں کہ یہ کام نہیں کر رہا ہے تو شاید میں خود بذات اس پر غلط ہوں گا مگر ہمارے کچھ تحفظات ہیں میڈم اُن تحفظات میں سب سے پہلے جس طرح آنریبل زمرک اچکزئی صاحب، میر زابد علی ریکی صاحب اور ہمارے collegues نے کچھ باتیں کیں اُسی باتوں کو آگے بڑھاتے ہوئے میں اس چیز پر آپ سب دوستوں کی توجہ چاہتا ہوں۔منسٹر ظہور صاحب ہمارے بلوچستان میں ہمیشہ سردیوں میں گیس کا مسئلہ ہوتا ہے اُس پر ہم debate کرتے ہیں، گرمیوں میں پھر بجلی کا مسئلہ ہوتا ہے اس پر ہم بحث کرتے ہیں۔اب یہاں تقریباً پانچ چھ سال سے جو میں دیکھتا آرہا ہوں جو مون سون کی یہ جو لہر چل رہی ہے اُس پر جو اسپیل چل رہی ہے اُس پر ہم ہمیشہ اب آپ دیکھیں گے کہ اس کے اُوپر بھی debate ہوگا۔ہمارے ہاں as such is گورنمنٹ کا میں جو دیکھ رہا ہوں پی ڈی ایم اے ایک بہت بڑا ادارہ ہے کام بھی کرتا ہے مگر اس کی long term policy, short term policy and current policy مجھے نہیں دیکھنی ہے۔میں گزارش کرنا چاہتا ہوں یہاں بیٹھے ہوئے ایوان میں جتنے بھی ممبرز ہیں سب نے تقریباً تقریباً ہزاروں ووٹ لے کر آئے ہیں۔اب جب یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے ہیں تو آپ ڈسٹرکٹ وائز یہ چیزیں آپ ڈسٹرکٹ کو دیتے۔اُس کی نہ لسٹ ہمارے پاس آتی ہے نہ ہمارے ساتھ اس کے اُوپر کوئی debate ہوتی ہے نہ کوئی میٹنگ ہوتی ہے۔اور نہ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس جگہ پر کتنی چیزیں پہنچائی گئی ہیں۔آپ جناب سے

گزارش ہے کہ قدرتی آفات یہ ابھی سے نہیں چل رہی ہیں جب سے یہ دنیا بنی ہے یہ چلتی آرہی ہیں مگر اللہ پاک کا ایک نظام ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں عقل سلیم بھی دی ہے ہم اگر اس چیز کو استعمال کریں جہاں بارشیں ہوتی ہیں اور وہاں سے جو way of water آتا ہے وہ اب اگر میری constituency میں میں آپ کو بتاؤں تو وہاں کی کوئی صفائی اِن 77 سال میں نہیں ہوئی میڈم۔ اب جب پانی وہاں پہاڑوں سے آتا ہے وہ مٹی پتھر وغیرہ لے کر آتا ہے۔ تو وہ ایک ڈمپ شکل میں اختیار کرجاتا ہے وہ پانی کو راستہ چاہیے ہوتا ہے یہ common sense کی بات ہے۔ ہم اس پر نہ لڑیں تو بہت اچھی بات ہے، ہم اس کو sort out کریں تو بڑا بہترین حل نکل سکتا ہے۔ پی ڈی ایم اے کے پاس اپنی مشینری ہے ہم اُس مشینری کو utilize کرسکتے ہیں۔ اگر ہم اس میں sincere ہوں اور اپنی ایک رائے دیں وہ مشینری ہر ڈسٹرکٹ میں جاسکتی ہے مگر اُس مشینری کی quantity وہ کم ہے میڈم۔ اب اگر آپ یہ بتاتے ہیں کہ کوئٹہ میں ہمارے پاس for example 20 excavators ہے یا for example 10 loaders ہے۔ یا ہمارے پاس اتنے dampers ہیں مگر یہ enough نہیں ہے میڈم 36 اضلاع ہیں ہر اضلاع میں اگر آپ یہاں کسی میں بھی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں حکومتی بینچوں سے کہ آپ لوگ تھوڑا سا serious ہو کر میری بات اگر سنیں میڈم اسپیکر اس پر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: منسٹر ظہور احمد بلیدی صاحب kindly آپ اِن کی بات پر توجہ دیں۔

سید ظفر علی آغا: میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا ایک مشورہ ہے کہ 36 اضلاع میں اگر مشینری وہاں پہنچائی جائے اس اسپیل کو ہم دیکھ رہے ہیں وہاں ہر ڈی سی ہر نمائندہ کو اختیار دیا جائے کہ یہ مشینری آپ اپنے اُس حلقے میں استعمال کرسکتے ہیں تو انشاء اللہ وتعالیٰ میں آپ کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے 70% مسئلے حل ہوجائیں گے۔ رہی بات راشن کی یا رہی بات یہ جو خیموں کی بات کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ positive لے لیں ایسی چیزیں ہیں ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں کہ اُن لوگوں کو اِن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں کبھی بھی یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہم اپنے لوگوں کو فقیر بنا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ الفاظ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ مگر ہمارے پاس ایک پالیسی واضح ہونی چاہیے کہ اس time current کتنے پیسے پی ڈی ایم اے کے پاس ہیں اور وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کن کن اضلاع میں میڈم میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں میرے علاقے منزرئی اشیزئی میں ایک ڈیم ہے۔ وہاں تقریباً غالباً دس پندرہ دن پہلے دو بچیاں اُس ڈیم میں گر گئی ہیں اور وہاں مجھے پتہ چلا تو میں نے پی ڈی ایم اے سے حال واحوال کیا ڈی سی صاحب کو بتایا تو پتہ چلا کہ ہمارے پاس چھوٹی سا جو بوٹ ہوتی ہے وہ نہیں ہے۔ پھر میں شکر گزار ہوں بارہ کور کا اُنہوں نے یہ بوٹ ہمیں فراہم کی اور پھر ہم نے اُن دو بچیوں کو rescue کیا میڈم۔ تو اس طرح جب چیزیں ہمارے پاس نہیں ہوتی ہیں اُن پر ہمیں توجہ دینی چاہیے اور اِن چیزوں کو sort out کرکے ہر ضلع میں، میں بولتا ہوں کہ رضا کار ہمارے ریڑھ

کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ہم اگر اس flood کے اُس پر رضا کار appoint کریں hire کریں اور کچھ لوگ جو swimmers ہیں جو بچیوں اور بچوں کو پانی سے نکالتے ہیں اُن کو ہم با قائدہ حکومتی طور پر ہم اُن کو تنخواہیں دیں۔اور اُن لوگوں کو hire کریں ہر ضلع میں ہر ڈویژن میں ہمارے پاس رضا کار ہونے چاہئیں چاہے وہ آگ کا مسئلہ ہو کدھری آگ لگے چاہے وہ پانی میں بچے ڈوب جائیں چاہے وہ کدھری flood کا مسئلہ ہو اور دوسرا اریگیشن کا منسٹر نہیں ہے میں منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جناب سے گزارش ہے جدھر جدھر ہمارے way of water ہیں جہاں سے ہمارا پانی آرہا ہے کم از کم اُس کی صفائی کیا جائے تا کہ جو لوگ اُس کے کنارے پر رہتے ہیں وہ لوگ تباہی سے بچ جائیں۔آپ کا شکریہ بہت مہربانی thank you۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: ہدایت اللہ بلوچ صاحب! آپ کی چٹ آئی ہوئی ہے آپ کا topic different ہے اس وجہ سے میں آپ کو بعد میں موقع دے دوں گی آپ کی چٹ میرے پاس موجود ہے ۔جی اسی میں کر دیں گے ۔ جی انجینئر عبد المجید بادینی صاحب

جناب عبد المجید بادینی: میں اگلے اجلاس میں بات کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: ok۔جی خیر جان بلوچ صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔میڈم مسٹر زابد علی ریکی نے جس اہم توجہ دلاؤ نوٹس پر پورے ایوان کی توجہ مبذول کرائی۔ یقیناً اس وقت پورے صوبہ بلوچستان کے لیے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے یہاں پی ڈی ایم اے کے بارے میں جو باتیں کی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں پی ڈی ایم اے اس وقت اُس کو جو کام کرنا چاہیے وہ کام نہیں کر رہی ہے ،ناقص خوراک لوگوں کو مہیا کر کے آپ اُن کے اُس نقصان کا ازالہ نہیں کر سکتے ہیں جو اُن کو ہوا ہے آج تمام ایم پی اے صاحبان اس بات کا ذکر کر رہے ہیں کہ اُن کے اضلاع میں جو نقصانات ہوئے ہیں اُن کو کوئی خبر نہیں ہے فرض کریں میں اپنے علاقے کا ایم پی اے ہوں مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ وہاں پی ڈی ایم اے نے کیا کام کیا کیا نہیں کیا۔اس وقت میرا ضلع سب سے زیادہ متاثر ہے شاید صحبت پور وغیرہ ہو۔لیکن ہمارے ہاں جو نقصانات ہوئے ہیں وہ بلکہ اربوں میں ہیں میرے خیال میں بلکہ ہماری ایک پوری تحصیل کا جو ہیڈ کوارٹر ہے جہاں تمام سرکاری آفسز ہیں ہمارا جی ایچ کیو ہسپتال ہے وہ پانی میں بہہ گیا ہے۔تو میڈم ایم پی اے ووٹ لے کر آتے ہیں عوام کے نمائندے ہیں عوام اُن سے پوچھتے ہیں لیکن ایم پی اے کو کوئی خبر نہیں کہ اُس کے ڈسٹرکٹ میں کیا ہو رہا ہے۔ڈپٹی کمشنز اگر آپ نے دیا ہے تو ڈپٹی کمشنز کو اس بات کا بھی پابند کیا جائے کہ وہاں کے عوامی نمائندوں سے وہ پوچھے کہ آپ کے مسائل کیا ہیں۔ وہاں میرے ضلع میں جو کچھ ہو رہا ہے سوائے پوسٹنگ ٹرانسفرز کے اور کچھ بھی نہیں ہو رہا ابھی بھی مجھے دو نوٹس یہاں ملے ہیں اور یہ فائل میری پڑی ہوئی ہے

پورے ضلع جو آفت زدہ بھی ہے دہشت زدہ بھی ہے قحط زدہ بھی ہے اور زلزلہ زدہ بھی ہے۔ وہاں ہماری یہ چھ آٹھ مہینے کی کارروائی سوائے پوسٹنگ ٹرانسفرز کے اور کچھ بھی نہیں ہے اگر اس سے ادارہ ترقی کرے گا .well done آج سی ایم صاحب یہاں نہیں اگر وہ ہوتے میں اپنی باتیں رکھ لیتا (مداخلت) ہاں میں اکیلا رہ گیا ہوں مجھے بھی ٹرانسفر کر دیں بہت آسانی ہوگی ضلع بھی خوشحال ہوگا۔ عوام کا قصور یہ ہے کہ اُنہوں نے مجھے ووٹ دیا اور میں آج اس ایوان کے توسط سے یہ مطالبہ کرتا ہوں آپ پاکستان کے تمام اداروں سے کہہ دیں آواران میں جا کے تحقیق کریں میرے خلاف MI سے بھی کہتے ہیں ISI سے بھی کہہ دیں Army سے بھی کہہ دیں کہ خیر جان وہاں کوئی غیر قانونی کام کیا یا کمیشن لیا؟ چین میں involve ہے جس کام میں involve ہے میرا اس اسمبلی کے سامنے یہ وعدہ ہے بلوچی وعدہ ہے اگر میں اُس میں guilty ہوا میں اس اسمبلی کا ممبر نہیں رہوں گا خدا کے لیے آواران کے عوام پر رحم کریں آواران اب بھی ہمارے بچے ہمارے خلاف اٹھتے ہیں اور باتیں کرتے خودکش بن رہے ہیں۔ اُس علاقے میں لوگوں نے کیوں تبدیلی لائی لوگوں کی رائے کا تو کم از کم احترام کریں میں نہیں کہتا ہوں ڈی سی یہ لگے کمشنر یہ لگے ڈی پی او یہ لگے فلاں لگے لیکن وہ کرپٹ لوگ جن پر ہائی کورٹ میں کیس ہے جن پر اینٹی کرپشن میں کیس ہے اُن کو دوبارہ لے کے وہاں تعینات کرنا یہ سب سے بڑی زیادتی ہے۔ سی ایم صاحب ہوتے تو میں یہ باتیں اُن کے سامنے کر لیتا اور مجھے یہ پتہ نہیں کہ میرا ڈپٹی کمشنر وہاں کیا کر رہا ہے۔ آج تک جب سے وہ وہاں ڈپٹی کمشنر ہے میں ابھی کیا کہوں ابھی انہیں ٹرانسفر کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکومت سے میرا یہ مطالبہ ہے جو میں نے مطالبہ کیا میڈم اس مطالبے پر آپ رولنگ دیں اور اس پر ایک کمیٹی بنائیں کہ آواران میں اس وقت کیا ہو رہا ہے میں guilty ہوا ہر سزا میں قبول کرنے کے لیے تیار ہوں صرف ایک شخص کو خوش کرنے کے لیے جس کی وجہ سے آج پورا آواران تباہ ہے جس کی وجہ سے آواران میں آج بدامنی ہے پہلے تو 23 ووٹ پر لوگ آتے تھے ممبر بنتے تھے جب عوام نے ہمت کی کہ 35 ہزار 30 ہزار ووٹ آپ کاسٹ ہو رہے ہیں۔ کس لیے ہو رہے ہیں کہ عوام نے اس ملک کے حق میں فیصلہ دیا اور جب اس ملک کے حق میں یہ فیصلہ دیا کہ ہم بدامن لوگوں کے ساتھ نہیں ہیں ملک کے ساتھ ہیں پھر ان کو یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے؟ اس لیے کہ وہ آئین کے ساتھ ہیں وہ قانون کے ساتھ ہیں وہ ملک کے ساتھ ہیں تو میں سمجھتا ہوں عوامی کی رائے کا احترام بہت ضروری ہے اور یہ جو دوستوں نے یہ باتیں کیں میڈم ظہور صاحب، اصغر صاحب اور ڈاکٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں آواران ان سب کی گزرگاہ ہے آنے جانے کی اب یہ جو روڈ بن رہی ہے ہوشب آواران روڈ ایک جگہ سیہڑندی یہ بار بار کئی لوگوں کو لے جا چکا ہے اس پر کروڑوں روپے کے بند باندھے گئے ناقص وہ بھی پانی بہہ کے لے جاتا ہے جس سے قیمتی جانے ضائع ہوتی ہیں سات بندے ایک ہی خاندان کے وہاں پانی لے کے گیا یہ ناقص منصوبہ بندی اگر وہ حکومت اُس پر غور کرتی وہاں بند صحیح قسم کے بناتے نہ لوگوں کے گھریں ضائع ہوتیں آج بھی سو گھر لے

گیا سو گھر تو کہنے کا مقصد ہے کہ پی ڈی ایم اے حکومت کیا کر رہی ہے اس پر توجہ کی ضرورت ہے بڑی مہربانی۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: thank you. جی۔ سلیم احمد کھوسہ صاحب۔

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میں صرف ایک سیکنڈ بات کروں گا۔ زیادہ بات نہیں کروں گا. thank you میڈم یہ ایک اہم توجہ دلاؤ نوٹس ہمارے بھائی زابد علی ریکی صاحب لائے ہیں disaster کے حوالے سے جو overall بلوچستان میں ہوا ہے نہ کہ صرف واشک میں خاص طور پر نصیر آباد ڈویژن آپ کا مچھ ہے ڈھاڈر ہے سبی ہے اور کافی علاقوں میں ایک بہت بڑا نقصان ہوا کافی ایشوز ہیں پی ڈی ایم اے کے حوالے سے بھی بہت سارے ایشوز ہیں پی ڈی ایم اے کے حوالے سے 2022ء میں جتنی میں نے یہاں بات کی ہے شاید میرے خیال میں کسی نے بھی بات نہیں کی ہو اس کا mechanism میں جو طریقہ کار ہے اُن کا اُس کے distribution کا ہمیشہ اعتراض اٹھا ہے لیکن اس دفعہ سی ایم صاحب directly خود پی ڈی ایم اے کو دیکھ رہے ہیں تو ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ پی ڈی ایم اے نے وقت سے پہلے کیونکہ مون سون کا یہ پہلے سے ہی اندیشہ تھا کہ مون سون تھوڑا سا زیادہ شدت کا ہوگا تو پی ڈی ایم اے نے پہلے ہی سے کافی اس پر کام کیا management لی اور ڈی جی صاحب خود تشریف لائے بہت سارے ڈسٹرکٹ میں خاص طور پر نصیر آباد ڈویژن کے سب سے زیادہ نقصان ہمیشہ انہی ضلعوں میں رہا ہے آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ نصیر آباد ڈویژن میں تقریباً 25 سے 30 لاکھ آبادی جو لوگوں کا دارومدار زراعت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس طرح کے جب disaster آتے ہیں کیونکہ لوگوں کی معیشت کا تعلق directly چاہے وہ زمیندار ہو چاہے بزگر ہو اُس کا تعلق dircetly زراعت کے ساتھ اگر زراعت کو نقصان ہوتا ہے تو سارے تکلیف میں چلے جاتے ہیں یہاں زمرک خان نے بڑی اچھی باتیں کیں لیکن ایک چیز پر میں شاید اُس کے ساتھ متفق نہیں ہوں گا انہوں نے کہا کہ یہ جو food کی جو distribution ہے اس کو ختم کر دینا چاہیے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے ہمارے علاقوں میں بہت ہی غریب طبقہ ہے یہ جو بزگر ہیں بہت ہی غریب طبقہ ہے یہ خدانخواستہ اُن کی زمینیں چلی جائیں تو ان کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ بھی نہیں رہتا تو ایک تو زمیندار اپنے capacity میں سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے علاوہ پی ڈی ایم اے اس کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے 15 یا 20 دن ہوں اُن کی زندگی بحال ہو جاتی ہے لیکن یہ بات بھی صحیح ہے کہ مین چیز اُن کے گھر ہے گھر چلے جاتے ہیں تو اُن کے گھر بننے چاہیے میرے خیال میں ظہور صاحب اس میں تفصیلاً بتا دیں گے کہ shelters پر بھی کام ہو رہا ہے اور بہت نزدیک دنوں میں کام start بھی ہو جائے گا یہ 2022ء میں جو نقصانات ہوئے ہیں یہ اُن کے سروے کے مطابق ہے جو بھی ہوا ہے اُن کو بھی ضرور دیکھا جائیگا اور اُن کو بھی ان میں شامل کیا جائے اور ایک بہت بڑا جو ایشو ہے وہ irrigation کا ہے ہمارے علاقے میں خاص طور پر نصیر آباد ڈویژن میڈم آپ

بھی وہیں سے تعلق رکھتی ہے صحبت پور کا حال احوال مجھ سے زیادہ آپ کے پاس ہوگا یہ دو دن کی برسات نے کتنا بڑا نقصان پہنچایا ہمارے ڈسٹرکٹ صحبت پور کو اور یہ نقصان کس کی وجہ سے ہوا ہے irrigation کی وجہ سے ہوا ہے صادق صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اگر صادق صاحب ہوتے کیونکہ وہ ایک ذمہ دار منسٹر ہے ایک سینئر منسٹر ہے اُن سے ہمیں بہت ساری توقعات ہیں لیکن مل بیٹھ کر اس پر ایک mechanism بنانے کی ضرورت ہے اس کو پی ڈی ایم اے کے جو ایشوز ہیں اُن کو بھی revisit کرنے کی ضرورت ہے اُن کو دیکھنے کی ضرورت ہے ان سب چیزوں کو دوبارہ دیکھنے کی بہت اہم ضرورت ہے اور خاص طور پر irrigation کے حوالے سے بہت کام کی ضرورت ہے بادینی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں آپ بھی اُسی حلقے سے ہیں میں بھی اُسی حلقے سے ہوں ہمارے جمالی صاحب ہیں لہڑی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں میں تو کوشش میں لگا ہوا ہوں کہ یہ حیر دین ڈرینج ہے اس کو remodeling کی جائے جب تک اس کی remodeling نہیں ہوگی تو ہمارا علاقہ ہمیشہ اسی طرح تکلیف میں آتا رہے گا مجھے سی ایم صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کے remodeling کے لیے پیسے رکھے جائیں گے اور اُمید ہے انشاءاللہ وتعالیٰ ہم کوشش کر کے رکھیں گے بھی صحیح اگر ہمیں صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے support نہیں ہوتی ہے تو ہم ایم پی ایز یہاں عہد کرتے ہیں کہ جو بھی ہمارا next year کا جو بھی فنڈ ہوگا ہم اس پر رکھیں irrigation کے سسٹم کو ٹھیک کریں تب جا کر ہماری تکلیفات دُور ہوں گی خاص طور پر ہمارے ڈویژن کے ہمارے ضلعوں کے otherwise یہ اسی طرح ہم اور ہمارے لوگ ہمیشہ تکلیف میں آتے رہیں گے آج بھی روڈوں پر پڑے ہوئے ہیں تکلیفوں میں پڑے ہوئے ہیں تو اس کا طریقہ کار یہی ہے کہ یہ حیر دین ڈرینج کے بننے سے ہمارے علاقے کے کم از کم مسئلے حل ہو جائیں گے باقی بلوچستان کے dynamics الگ ہیں باقی علاقوں کے الگ ایشوز ہیں تو وہ اپنے علاقے کی نوعیت کے تحت دیکھیں اُن کو گورنمنٹ ضرور سپورٹ کریگی انشاءاللہ تعالیٰ اور میں ظہور صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ پی ڈی ایم اے کے حوالے سے آپ اس طرح کی بات کریں تاکہ سارے ہمارے دوست مطمئن ہوں سارے اس پر بیٹھیں تاکہ اس کی جو distribution ہے وہ منصفانہ طریقے سے ہو اور بہتر طریقے سے ہو نہ کہ جس طرح دوستوں نے کہا کہ جی وہ مچھر دانی ہے فلاں دانی ہے یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیے جو ضرورت کی چیزیں ہیں وہ کم سے کم لوگوں تک جائے بہت بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: thank you.۔ جی ڈاکٹر مالک صاحب۔ جی۔

جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جو کچھ کا flood ہے۔ یہاں میرے تمام معزز دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ گیلا صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ اس کی بنیادی وجہ جو میں بتا رہا ہوں اُس کی بنیادی وجہ وہ بنیادی cause ہے جہاں سے بگٹی کے علاقے سے' ڈومکی کے علاقے سے' لہڑی کے علاقے سے جو پانی آتا ہے وہ وہیں پٹ فیڈر میں گر جاتا ہے جب تک

آپ وہاں پہ بند نہیں باندھیں گے۔ اور اس پہ سب سے زیادہ جو کرپشن ہوئی ہے وہ پٹ فیڈر پر۔ میں سمجھتا ہوں سلیم صاحب! ہر سال آپ لوگوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ cause آپ کو پتہ ہے مجھے پتہ ہے۔ جس ٹائم اس کی investigation ہو رہی تھی جب کیس نیب میں چل رہا تھا more then 20 billions کی وہاں کرپشن تھی۔ اب مہربانی کریں اس میں تمام جو نصیر آباد کے آپ دوست ہیں اُس پر کوئی soild کام کریں یہ کیرتھر کو اور پٹ فیڈر کو روزانہ مٹی نکالنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ آپ، ویسے آپ کا بھی علاقہ ہے میں بھی گیا ہوں۔ جب تک آپ وہاں صحیح معنوں میں اُن پر بندات نہیں باندھیں گے جو وہاں سے پانی آرہا ہے۔ سب سے پہلے تو صحبت پور کو hit کرتا ہے۔ میں دو سیلابوں میں گیا ہوں وہاں سات سات دن رہا ہوں۔ تو میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ نصیر آباد کا واقعی بہت بڑا ایشو ہے۔ جس طرح کچھی کا ہے اب کچھی میں سارے نالے جا کے اُدھر یا اسی طرح جھل مگسی ہے جو آپ کا سارا مولہ اُسکو hit کر لیتا ہے۔ تو میری گزارش ہے گورنمنٹ سے کہ آپ بنیادی چیزوں پر فوکس کریں صرف نہروں کی صفائی پر اربوں روپے تو ہم خرچ کرتے ہیں۔ جو بنیادی cause ہے اسکو ایڈریس نہیں کرتے۔ آپ کا شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: thank you جی۔ جی فضل قادر صاحب۔

جناب فضل قادر مندوخیل: یہاں سب کو پتہ ہے کہ ژوب مون سون کے range میں ہے آج بھی بلوچستان کے کسی ضلع میں بارش نہیں ہوئی ژوب میں آج 12 بجے بارش شروع ہوئی ہے۔ ژوب کا ایک ایریا ہے کیستو روہاں صمد خان امر خیل کے دو بیٹے پانی بہا کر کے لے گیا دو بجے کے قریب انکو نکالا اور وہ فوت ہو چکے تھے۔ پی ڈی ایم اے نے ژوب کے لیے تقریباً 200 ,300 خیمے بھیجے ہیں اور یہ دو کلو چاول دو کلو چینی اور دو کلو دال۔ یہ بھیجتا ہے اور وہاں بھی یہ چیزیں حقدار کو نہیں ملتیں۔ 2022 میں جو فلڈ آیا تھا جو گھر گرے تھے ان کو ابھی تک کچھ بھی نہیں ملا ہے ان لوگوں کو۔ پی ڈی ایم اے نے 2009 سے 2024 تک 35 ارب روپے کے خیمے خریدے اور یہ دال یہ چاول یہ خریدے ہیں۔ بلوچستان کے ٹوٹل اضلاع 36 ہیں ایک ارب روپے سے آپ ژوب میں آپ قلعہ سیف اللہ میں آپ شیرانی میں آپ آواران میں خاران میں ایک 10 منزلہ بلڈنگ بنا سکتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا ڈیزاسٹر آتا ہے کہ لوگوں کو وہاں رکھا جائے تب تک جب تک ان کے گھر بنتے ہیں۔ 35 ارب روپے ہم لوگوں نے خیموں اور دال اور چاول پر خرچ کیے ہیں۔ 2009 سے لے کے 2024 تک۔ دوسرا این ڈی ایم کو گورنمنٹ نے اس سال چھ ارب روپے دیے ہیں آپ جب بھی اسکے دفتر جاتے ہیں کوئی کہتا ہے اس ڈوزر کی بیٹری نہیں ہے کوئی کہتا ہے اس ڈوزر کا چین خراب ہے کوئی کہتا ہے اس کا پمپ خراب ہے۔ چھ ارب روپے کہاں گئے کہ یہ ڈوزر ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں لوگوں کے بندات ٹوٹ گئے ہیں لوگ پانی کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔ کوئی ڈوزر ہمارے ہاں اس وقت ژوب میں نہیں چل رہا ہے کہ وہ لوگوں کو محفوظ کرے۔ اور دوسری بات جیسا کہ

خیر جان نے کہا چھ مہینے سے ہمارے ڈسٹرکٹ میں بھی سوائے ٹرانسفرز اور پوسٹنگ کے کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ایک آدمی کو خوش کرنے کے لیے۔نہ ہمارا ایجوکیشن آفیسر کوئی چھوڑتا ہے نہ ہی ہمارا کوئی ڈاکٹر چھوڑتا ہے نہ ہی ہمیں کوئی اوورسیئر دیتا ہے۔ اور کلرک سے لے کے کمشنر تک نہیں چھوڑ رہے ہیں ابھی پچھلے دنوں ہمارے کمشنر کا ٹرانسفر ہوا ہے۔اور اسی آدمی کی مرضی سے اسی کو خوش کرنے کے لیے ہوا ہے۔لہذا ہم آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں ہمیں دیوار سے لگایا جا رہا ہے۔اور ہم عوامی نمائندے ہم اسمبلی کے ممبر ہیں یا ایم پی اے ہیں لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے لیکن ہماری مرضی کے بغیر ٹرانسفر پوسٹنگ ہو رہی ہے ژوب میں۔لہذا ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں دیوار سے نہ لگایا جائے۔thank you

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: thank you۔نور محمد دمڑ صاحب۔چلیں ابھی دمڑ صاحب کھڑے ہو گئے ہیں آپ پھر بیشک ٹائم زیادہ لے لیں زہری صاحب۔

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر خوراک): شکریہ میڈم اسپیکر! ہمارے دوستوں نے آج زابد ریکی صاحب نے جو تحریک توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا۔ہمارے یہاں ساتھیوں نے اس پر بڑی مفصل بات کی۔یقیناً اس وقت یہ توجہ دلاؤ نوٹس ایک بڑی اہمیت کی حامل ٹاپک ہے۔اس پر ہر کسی نے بات بھی کی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔کیونکہ یہ جو مون سون کی بارشیں ہیں ان بارشوں نے صرف واشک کو نہیں میرے خیال میں یہ پورے بلوچستان کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں تو میرے خیال میں ابھی بھی میں سن رہا تھا دیکھ رہا تھا سوشل میڈیا پر ہمارے وہاں زندرہ ایک گاؤں ہے وہاں ایک ڈیم ہے پچی ڈیم ابھی اسمیں ایک ریلا آ رہا تھا تو وہاں پہ بڑا خطرناک ریلا تھا۔ملاؤں نے مسجدوں میں اعلان کیا کہ لوگ گھروں سے نکل جائیں ڈیم ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔تو صرف یہ زیارت نہیں ہرنائی میں بھی اسی طرح ہے کہ شاید آپ لوگوں کے نوٹس میں ہوگا ہرنائی کے تقریباً تمام راستے جو ہرنائی کو ہر طرف سے راستے آتے ہیں وہ disconnect ہیں۔اور سیلاب کی وجہ سے کہیں سیلاب روڈ بہا کے لے گیا کہیں پل بہا کے لے گیا تو اسی طرح زمینداروں کو بھی بڑا نقصان ہوا ہے کسی کا گھر لے گیا کسی کا باغ لے گیا یعنی یہ کچھ ہی عرصے میں تقریباً کافی نقصان ہمارے حلقے میں بھی ہوا یہ صرف میں اپنے حلقے کی بات نہیں کر رہا ہوں۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زابد ریکی نے جو تحریک جو نوٹس پیش کیا یہ صرف اس نے واشک کی بات کی، حالیہ بارشوں نے تقریباً بلوچستان تمام کے عوام کو زمینداروں کو بہت بڑا نقصان دیا ہے۔ٹھیک ہے نقصان کے ساتھ ساتھ ہم صرف یہ نہیں کہتے ہیں کہ نقصان ہے اللہ کی رحمت ہے بارش نے بہت فائدے بھی دیے لیکن ہمارے یہاں یقیناً اس طرح کے انتظامات نہیں ہیں۔اگر تھوڑے بہت انتظامات ہوتے یا بروقت ہم کچھ کارروائی کرتے شاید نقصانات سے ہم بچ جاتے اور ان کے فائدے ہی فائدے ہم لیتے ہیں۔لیکن فائدے بھی ہم نے حاصل کیے اور فائدوں کے ساتھ نقصانات بھی ہم نے بہت اٹھائے۔تو اس کے لیے جس طرح ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے آج اس پہ بات کی اور

پھر واک آؤٹ کیا ہمارا موضوع تقریباً ایک ہی تھا ہمارے دلوں میں بھی تقریباً یہی باتیں تھیں لیکن صرف کہنے میں تھوڑا سا اختلاف آ گیا اور ہمارے ظہور بھائی نے اُنکو جواب دینے تھے شاید وہ اُسکے جواب سے مطمئن ہو جاتے لیکن اُنہوں نے سنا نہیں اُن کو۔ ابھی بھی مجھے امید ہے ہماری گورنمنٹ کے behalf پر ظہور صاحب ہمارے پی اینڈ ڈی منسٹر ہیں اور یہ جو PDMA کا جو task ہے یہ آج انکے حوالے کیا گیا ہے۔ تو آج کے اس توجہ دلاؤ نوٹس کی وجہ سے تو مجھے اُمید ہے کہ ضلع صاحب بھی اس کا نوٹس لینگے۔ یہ جو PDMA کی کارروائی ہے یا جو وہ کر رہی ہے۔ عوام کو جو ریلیف دے رہا ہے۔ اس پر تھوڑا سا میرے خیال میں بیٹھ کے سوچنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ PDMA کام کر رہی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے فرسٹ ریلیف دے رہی ہے لوگوں کو فوڈ کی شکل میں ٹینٹ کی شکل میں یعنی ہر حوالے سے لوگوں کی ضرورت ہے وہاں پر ایسے نہیں ہے کہ صرف وہاں فوڈ کی بھی ضرورت ہے بہت سے لوگ ہیں۔ جس کے گھر سیلاب لے جائے یا گھر کہیں demolish ہو جائیں تو وہاں لوگوں کو رہنے کی جگہ نہیں۔ تو انہوں نے ٹینٹ میں رہنا ہو گا یا پھر بہت سے لوگ اسطرح ہیں جو کھلے آسمان تلے رہ رہے ہیں تو ان کے لئے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ یہی PDMA جو کچھ دے رہی ہے سپلائی جو کر رہی ہے۔ distribution تو یہی لوگ جو استعمال کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ہمیں PDMA کی اور بھی ضرورت ہے۔ ہم اس پر بیٹھ جائیں ان کی اصلاح کریں۔ یقیناً ابھی جو کچھ ہو رہے ہیں وہاں پر جو نقصانات ہو رہے ہیں صرف ان چیزوں سے لوگوں کی تلافی نہیں ہو رہی ہے نہ تلافی ہو سکتی ہے کہ آپ اِن کو فوڈ دے دیں یا ٹینٹ دے دیں تو بس ان کی تلافی ہو گئی ابھی میں گیا اپنے حلقے میں وہاں بہت سے لوگ اس طرح تھے جن کے گھر سیلاب بہا کر لے گیا تھا۔ اور یا کچھ اس طرح کے گھر تھے جو کہ ابھی سیلاب آ کر لے جانے والا تھا تو دوسرا سیلاب اگر آ جاتا تو اُن کے گھر ظاہر سی بات ہے تو وہ لے جاتا تو اُن کو وہاں پر flood protection کی ضررت تھی۔ وہاں ایک گریڈر اور بلڈوزر چلانے کی ضرورت ہے۔ اُن گھر سے سیلاب کو divert کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن زمینوں سے سیلاب divert کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ٹھیک ہے یہ ساری چیزیں ضروری ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ PDMA اپنی جگہ پر کام کو بڑی activity کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ اچھی ٹیم ہے۔ لیکن تھوڑا سا میرے خیال میں سی ایم صاحب سے ہماری آج discussion ہوئی ہماری اسمبلی میں جو debate اِن کو تو ڑا سا سنجیدہ لے کر ایمرجنسی بنیادوں پر ایک میٹنگ بلائی جائے۔ اور اپنے تمام معزز ممبران سے کوئی رائے لے لیں کہ کیا کرنا چاہئے۔ ابھی تقریباً سارے اسٹیک ہولڈرز ہیں سب کو پتہ ہے۔ ہر ایک کا حلقہ متاثر ہوا ہے۔ ہر ایک کے لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ ابھی اگر پہلے ہم نہ کرتے اگر پہلے کرتے تو بہتر ہوتا پہلے ہم نے نہیں کیا ابھی بھی یہ سیزن جو چل رہا ہے۔ تو اس دوران بھی اگر ہم تھوڑا بہت اس پر بیٹھ جائیں کہ ہمیں کرنا کیا چاہئے۔ ضرورت کن چیزوں کی ہے لوگوں کو کیا ضرورت ہے۔ وہاں ٹھیک ہے قدرتی آفات سے ہم مقابلہ تو نہیں

کر سکتے۔قدرتی آفات کوئی آپ کو اعلان نہیں کر رہے ہیں کہ میں آرہا ہوں۔کچھ بھی ہوسکتا ہے سیلاب بھی آسکتا ہے اور خطرناک سیلاب بھی آسکتا ہے طوفان بھی آسکتا ہے۔لیکن اُن کے لئے تھوڑی بہت مینجمنٹ کی ضرورت ہے اور وقت پر ہونی چاہیے لیکن ٹھیک ہے PDMA نے اتنا کیا لیکن اُس پر ہم بیٹھ کہ کوئی اس طرح کی اچھی ترتیب ہم نے نہیں بنائی۔ ابھی میرے خیال میں اِس پر بیٹھ کے ایک اچھی ترتیب بنانے کی ضرورت ہے اور جہاں جہاں ضرورت ہے۔کن چیزوں کی ضرورت ہے وہاں PDMA کے ساتھ اگر پیسے نہیں ہیں۔تو میرے خیال میں ایمرجنسی میں PDMA کے پاس پیسے رکھنے چاہئیں۔اور ساتھ ساتھ اُن کے استعمال کے لئے طریقہ کا ہونا چاہئے۔وہاں کے اسٹیک ہولڈرز اور ڈی سی وغیرہ سارے onboard ہونا چاہیے۔تاکہ اس آفت کی اِس گھڑی میں ہم عوام کے ساتھ دیں بحیثیت گورنمنٹ ہم عوام کے ساتھ دیں۔اور بحیثیت علاقے کے نمائندہ ہم عوام کا اس آفت میں ساتھ دیں تھوڑا بہت ہم ریلیف بھی دیں۔ بیشک ہم عوام کو اس آفت سے بچا تو نہیں سکتے۔ جتنا ہم کر سکتے ہیں as گورنمنٹ as a علاقے کے نمائندہ تو میرے خیال میں ہمیں کرنا چاہئے عوام کے ساتھ تو یہ سیزن جو چل رہا ہے۔تو میرے خیال میں ابھی بھی ٹائم ہے۔اِس پر آج کی اس debate سے اِس معاملے کو سی ایم صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہئے۔ہم سارے ٹریژری بینچز کے جتنے لوگ بیٹھے ہیں ہم اپوزیشن کے دوستوں کے اس مسئلے پر صرف یہ ان کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔اِن دنوں میں انہوں نے جو باتیں کیں اکثر باتیں بھی کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس پر بیٹھ کے ایک اچھی ترتیب بنا کر سب کو onboard لینا چاہیے۔یہ ہم سب کا متفقہ مسئلہ ہے میرے خیال میں۔شکریہ میڈم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی اپوزیشن لیڈر محترم یونس زہری صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ میڈم اسپیکر! باقی باتیں تو ہوگئیں PDMA کے کردار میں یہ نہیں کہوں گا کہ PDMA بالکل فیل ہو چکی ہے۔لیکن PDMA نے سیلاب کے دوران کچھ نہ کچھ کر کے دکھایا ہے اس چیز کو تو ہمیں ماننا چاہیے کہ کچھ نہ کچھ اُس نے ریلیف میں لوگوں کے پاس پہنچی ہے اور لوگوں کو کچھ ریلیف دے دیا۔ ہر چیز پر ہم تنقید نہیں کریں کچھ چیزوں پر باقی مُجھے یہ بتایا جائے میڈم اسپیکر! کہ ریلیف کے بعد جب rehabilitation کی بات ہوتی ہے۔فرض کریں ہمارے پاس ہمارا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے C&W جس کو بی اینڈ آر کہتے ہیں۔آیا اُس نے اپنا mechanism کیا بنایا ہے۔کہ اُس کے جو bridges ہیں اُن کے approaches ٹوٹ چکے ہیں یا روڈ کا cut-off کر دیا روڈ میں۔اُس کے لئے اُن کے لئے کیا mechanism ہے کیونکہ ابھی اگر ایک bridge کا approach ٹوٹ گیا ہے تو کل جب دوبارہ سیلاب آجائے گا تو bridge کو بھی اٹھا کر لیجائیگا۔ابھی اگر اُس پر خرچہ ایک کروڑ کا ہے تو کچھ دنوں کے بعد دس کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ہمیں اِن چیزوں پر تو تھوڑی سی توجو دینی چاہئے۔سُننے میں آرہے ہیں یہ سب چیزیں بھی PDMA کے حوا

لے کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ یہ سب چیزیں PDMA کے حوالے کرے کہ ان کو بھی آپ کر لیں۔ مجھے نہیں ہے تو پھر یہ ڈیپارٹمنٹ بند کر دیں۔ جیسے اریگیشن کا ہے، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اریگیشن ابھی نصیر آباد ڈویژن سب سے زیادہ جس میں صحبت پور ہے یا اوستہ محمد ہے جھٹ پٹ ہے دوسرے علاقے ہیں۔ وہ ابھی 40 سے 45 فیصد damage ہو چکے ہیں۔ آیا اُس کے لئے اُنہوں نے mechanism کیا بنایا ہے۔ ابھی 45-40 فیصد ہے پھر تو 65-60 تک چلا جائے گا۔ ہر سال یہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر آج سے آپ 25-20 سال پہلے پیچھے چلے جائیں تو میرے خیال میں نصیر آباد 5% ڈسٹرب ہوگا۔ پھر 10% 5% کرتے کرتے وہ آج 45-40% پر آ گیا ہے اور آگے جا رہا ہے۔ اس کے لئے کیا گورنمنٹ کے پاس کیا Mechanism ہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس جائیں وہ کہتا ہے جی میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے میں تو ایسی ہی بیٹھا ہوں اور اُس کے جو ڈوزرز ہیں یا اُس کے پاس جو مشینری ہے۔ وہ کہتا ہے ہمارے پاس تو نہ ڈیزل کے پیسے ہیں نہ ان کو اسٹارٹ کرنے کے لئے بیٹری ہمارے پاس ہے۔ یہی حال اریگیشن کا ہے، یہی حال ایم ایم ڈی کا ہے۔ یہی حال C&W کا ہے۔ اُنہوں نے تو ہاتھ اٹھا دیے، آیا اب اس ڈیپارٹمنٹ کو بند کر دیں صرف یہ ہے کہ روڈ بنانے کے لئے ہے۔ اُن کو damage ہونے سے بچانے کے کتنے پیسے رکھے ہیں کوئی بتا سکتا ہے؟ آج میں پوچھ رہا ہوں اُن سے اور ہمارے وزیر صاحب جواب دے دینگے، مجھے یہ بتایا جائے کہ اِنہوں نے ایسے کاموں کے لئے بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں آیا وہ کہاں خرچ ہو رہے ہیں۔ ابھی تو کوئی کسی بھی جگہ پر ہم نے کسی ڈیپارٹمنٹ کو وہاں بغیر PDMA کے ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ آیا ایگریکلچر ہمیں بتا دے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہ اتنے لوگ damage ہو گئے اتنی فصلات damage ہو گئیں اتنے ٹیوب ویلز damage ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے اِن کے پاس کیا ہے؟ کیا mechanism بنا دیا ہے؟ اٹھا کے پیسے آپ اگر 15-10 ارب روپے 25-20 ارب روپے آپ PDMA کو دے رہے ہیں۔ ان سے benefit کیا آ رہا ہے۔ PDMA کا ریلیف کی حد تک بالکل اُس کا کردار ہے۔ میں اسے انکار نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ ہے کہ اُس کے بعد کیا ہو رہا ہے۔ اُس کے لئے ان کے پاس کیا ہے۔ C&W کا منسٹر صاحب خود ہماری طرح رو رہے ہیں کہتے ہیں کہ جی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ بھئی گورنمنٹ تو آپ ہیں، آپ اگر مطالبہ کریں تو ہم غریبوں کا پھر کیا ہوگا۔ پھر زاہد کا کیا ہوگا، خیر جان کا کیا ہوگا، دوسروں کا کیا ہوگا؟ گورنمنٹ کی کارکردگی اپنی جگہ پر صرف ٹرانسفر/پوسٹنگ پر توجہ ان کا بالکل ہے۔ 18 گریڈ والے کو نکالیں 17 گریڈ والے کو لگائیں۔ 17 گریڈ والے کو نکال دیں 12 گریڈ والے کو لگا دیں یہ بالکل ایک کارکردگی ہے میں پروف کے ساتھ یہ سب کچھ دے سکتا ہوں۔ آپ کی تعلیم کا کیا حال ہے۔ میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں 255 سکول بند ہیں۔ باقی بلوچستان کو چھوڑ دیں اور یہاں ہم لوگ لگے ہوئے SBK نے پیسے کھایا اس نے پیسے کھایا اُس نے پیسے کھایا اس پر لگے

ہوئے خدا کو مانو اسکولوں کو تو start کرلیں۔کیا position ہے تعلیم کی؟ آپ مجھے خود بتادیں کوئی بھی منسٹر بتادیں کوئی بھی گورنمنٹ کی طرف سے بتائے کہ تعلیم کے لیے انہوں نے کیا کیا ہے صحت کا حال دیکھ لیں۔کسی کو کسی Hospital میں ایک ڈسپرین کی گولی بھی نہیں مل رہی ،ہم لگے ہوئے کہ جی ہم بلوچستان کو ترقی دے رہے ہیں بلوچستان کے لیے یہ کررہے ہیں وہ کررہے ہیں، میں ابھی دعوے سے کہہ رہا ہوں Irrigation کے پاس بھی پیسے ہیں C&W کے پاس بھی پیسے ہیں Agriculture والے کے پاس بھی پیسے ہیں اور دوسرے جتنے departments ہیں سب کے پاس پیسے ہیں وہ بند صفائی میں یا دوسری چیزوں میں چلے جائیں گے اور نصیر آباد کو نہیں بچائیں گے , یا دوسرے بلوچستان کو نہیں بچائیں گے،ہمیں بتایا جائے آج جو بھی بات ہوگی یہاں پہ یہ ریکارڈ پر ہوگی میں پھر ماہ دو ماہ کے بعد اسی کاپی کو نکال کے پھر یہاں پر بات کروں گا کہ جی آپ نے یہ باتیں کی اور آپ نے کیا کیا ہے؟ بجٹ ہم سب کے سامنے سے گزر چکا ہے بجٹ میں جتنے پیسے ہر department کو ملے ہیں جو نان ڈیولپمنٹ میں ملے ہیں ان کو مشینری کے maintenance کے لیے ملے ہیں۔ابھی بھی آپ کسی بھی department کو اٹھالیں وہ کہتا ہے جی ہمارے بلڈوزر میں ٹائر بھی نہیں ہے ہمارے ڈوزر میں بیٹری تک نہیں ہے، بجائے پی او پی ایل تو اپنی جگہ پر بیٹری تک ان میں نہیں تو start کر کے کسی کام کے لیے کسی ریلیف کیلئے لے جائیں،تو خدارا ان پہ ذرا توجہ دے دیں یہ صرف نہیں ہے کہ ہم بیٹھے ہیں ہم وزیر ہیں ہم جھنڈا لگا لیں۔اللہ ان کو نصیب کردے ہم خوش ہیں ہمارے دوست ہیں اللہ ان کو نصیب کردے جھنڈا لگالے ابھی سرکار کے بنچوں سے ہم سے زیادہ تو وہ رو رہے ہیں،ہم کم رو رہے ہیں وہ زیادہ رو رہے ہیں۔وہ مطالبہ کررہے ہیں کس سے مطالبہ کریں، وہ زاہد سے مطالبہ کررہے ہیں کہ آپ خدارا کچھ نہ کچھ کرلے تو یہ حال ہے آپ لوگ کا۔۔۔(خاموشی آذان)۔اور ایک چیز اور میڈم اسپیکر! شکریہ میڈم مختصراً یہ کہ اس ٹائم تو میں بھی اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے حلقے سے ووٹ لے کے یہاں پہ آیا ہوں، کیونکہ میرے ہی حلقے میں ڈھائی سو اسکولیں بند ہیں،اس کا مجرم میں ہوں آگے میرے خیال میں کوئی اس کی ذمہ داری نہیں لے گا میں لے لیتا ہوں کیونکہ میں وہاں سے منتخب ہو کے آیا ہوں آیا مجھ میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ میں اپنے اسکولوں کو کھلوا سکوں مجھے کون جواب دے گا۔اس کا میرے بچوں کا مستقبل کون مجھے واپس کردے گا؟ ہم تو صرف یہاں بیٹھ کے بات کرتے ہیں، کہ جی mechanism بنا رہے ہیں ہم تعلیم کو emergency لگادی ہے تعلیم کو یہاں تک پہنچا دیا ہے صحت کے لیے اگر ہم جاتے ہیں۔آپ میڈم سپیکر کبھی بھی آپ ہمارے visit کا hospitals کر لینا وہاں مرہم پٹی کے لیے بھی آپ کو کوئی چیز نہیں ملے گی torch پر یا mobile پر اس پر یہ لوگ آپریشن کرتے ہیں ان کے پاس یہ یہ چیزیں بھی نہیں ہیں کہ موبائل پر آپریشن کررہے ہیں، اربوں روپے جارہے ہیں ہیلتھ کو اربوں روپے جارہے ہیں ایجوکیشن کو اربوں روپے جارہے ہیں C&W کو اربوں روپے جارہے ہیں Irrigation

کو Agriculture کو ایکس وائی زیڈ کو سب کو پیسے جا رہے ہیں، لیکن آپ مجھے بتا دیں کا لوگوں کو Relief کیا مل رہا ہے؟ کچھ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اور ہم سب ایک دوسرے پر بات کرتے، میرے کہنے کا یہ نہیں کہ میں کسی پہ تنقید کر رہا ہوں میں کہتا ہوں سب سے بڑا مجرم میں ہو۔ں میں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ میں اپنے حلقے کا سب سے بڑا مجرم میں ہوں کہ جو میرے حلقے میں جو ہے ناں ڈھائی سے سکولیں بند ہیں، اُن بچوں کا مستقبل مجھ سے وابستہ ہے۔ یہی پوزیشن ہے یہی آپ مکران میں جائیں گی پوزیشن ہے یہی آپ ژوب میں جائیں یہی پوزیشن ہے پشین میں جائیں کہیں بھی جائیں، یہی پوزیشن اسکولوں کا اسکول بند پڑے ہوئے ہیں اور ہم بلڈنگ پر بلڈنگ بنا رہے ہیں کہ جی ہم تو یہاں پر تعلیمی emergency بنا رہے دوسری چیزیں بنا رہے ہیں۔ خدارا تھوڑا ہم اپنے آپ پر بھی رحم کر لیں، ہم اپنے بچوں پر بھی رحم کریں ہم اس بلوچستان پہ رحم کر لیں اس ملک پر رحم کر لیں یہ میری کچھ باتیں ہیں۔ میں آج جو باتیں ہوں گی میں اسی باتوں کو انشاءاللہ اگلے اس میں بھی یہی دہراؤں گا اور اس کے بعد جو بھی ہو گا۔ اللہ حافظ۔

میڈم اسپیکر: thank you، جی محمد خان لہڑی صاحب جی جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میری ٹریژری بنچز سے گزارش ہے کہ کچھ اہم مسئلے ہیں۔ ظہور صاحب C.M صاحب ادھر نہیں ہے اس اجلاس کے دوران کم از کم تین ایشوز پر کوئی ایک دن دو دن debate رکھ لیں اس میں لاء اینڈ آرڈر ہو ایجوکیشن ہو ہیلتھ ہو، تاکہ ہم تھوڑا بہت جو ہر ایک کی بساط میں ہے وہ تجاویزیں دیں گے۔ گورنمنٹ جتنا implementation کر سکتی ہے کرے لیکن ہم بحث برائے بحث point of order پر میرے خیال میں اس کو تھوڑا سا اس طرح بھی ہم divert کریں، thank you میڈم اسپیکر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you very much

محترمہ راحیلہ حمید درانی (وزیر تعلیم): اسپیکر صاحبہ Thank you very much اپوزیشن لیڈر نے بار بار دوہرایا ڈھائی سو سکول' ڈھائی سو سکول۔ ڈھائی سکول کیا ان چار مہینوں میں بند ہوئیں؟ میں یہ کہتی ہوں ڈاکٹر صاحب آپ کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ It should be discussed in the Assembly. They ask یہ D.O ان کی مرضی کا۔ D.D.O اُن کی مرضی کا۔ 17 گریڈ تک ٹرانسفر پوسٹنگ ہم نے devolve کر دیا۔ and then they ask کہ جی ہمارے اسکولز بند ہیں۔ میں بالکل ایوان کے سامنے اپنے ساتھیوں کے سامنے ساری تصویر سامنے رکھوں گی کہ ہو کیا رہا ہے۔ اور اس کے بعد آپ دیکھیں کہ emergency ہم نے نافذ کی ہے ہم بات کرنا چاہتے ہیں ایجوکیشن پر۔ اپنے مسئلے لانا چاہتے ہیں۔ ,One can not change اور second کسی کے ہاتھ میں جادو نہیں ہے، لیکن ہم سب نے مل کر اس کے ساتھ' سیکرٹری صاحب کو کہتی ہوں کہ ڈھائی سکول کون

سے بند ہیں۔ میرے پاس ایک دن بھی کوئی نہیں آیا۔ ڈھائی سو سکول بند ہیں۔ اس سے E.D.O کے خلاف Action لوں گی، میں آج ہی D,D,O کے خلاف Action لوں گی Then they will come to me and they will ask for why you are doing this. میں اس کے لئے بالکل جو ہے ایوان میں جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا اس میں بات ہونی چاہیے، کہ کس حد تک کتنا اختیار ہے؟ کس منسٹر کا کیا ہے؟ آپ بعد میں آتے ہیں سب کی Transfer posting کے لیے ہمارے پاس۔ تو انشاءاللہ اس پر میں اپوزیشن لیڈر کو بالکل Next اس پر میں بتاؤں گی کہ کتنے سکول بند ہیں exact کتنے سکول بند ہیں اور کس وجہ سے بند ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you very much راحیلہ صاحبہ۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: آیا آپ نے میرے کہنے پر ایک بندہ ٹرانسفر کیا؟ آپ مجھے بتا دیں، میں کھڑا ہوں D.O آپ نے change کر دیا ہے شکیل درانی کے کہنے پر۔ آپ نے رشتہ داری نبھائی ہے یا جو ہے ناں وہ nonelectable ہے اُس کے کہنے پر آپ نے کرلیا ہے، میں نے آپ کو بتا دیا کہ میڈم! آپ غلط کر رہے ہو۔ آپ ایک اس کو نکال رہے ہو اور یہ عام بندے کو لے کے آ رہے ہو۔ جو جس کو لے کے آیا ہے۔ اور ڈپٹی D.O آپ نے تین دن میں چار دفعہ ٹرانسفر کر دیا ہے، وہ میرے پاس ریکارڈ پڑے ہوئے ہیں۔ اور ڈھائی سو اسکولوں سے زیادہ میں آپ کو اگر نہیں دکھا سکا میں مجرم ہوں اس فلور پر میں کھڑا ہوں۔ کچھ سکولیں ابھی ہم لوگوں نے کوشش کی ہے کھولے ہیں، اور یہ میں آپ کو بتا دوں بہت سارے اسکول ہیں آپ کے دور میں بند ہو گئے ہیں، figure مجھے یاد نہیں ہے کوئی 50 سے اوپر ہوگا جو آپ کے دور میں بند ہو گئے ہیں، بالکل آپ وزیر تعلیم ہو۔ وزیر تعلیم کیوں بنایا جاتا ہے، یا سیکرٹری تعلیم کیوں بنایا جاتا ہے؟ اس لیے کہ آپ اپنے محکمے کو دیکھ لیں۔ اگر آپ کو اتنا پتہ نہیں کہ اُس علاقے میں آج اتنے سکولیں بند ہیں، آپ کو پتہ نہیں ہے تو پھر میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ ایک دن اپ مجھے بتائیں میں آپ کے آفس آیا ہوں؟۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اس کو ٹرانسفر کر دیں۔ میرے پاس یہ موبائل پڑا ہوا ہے اسمیں میں وہ چیزیں دکھا دوں گا کہ وہاں پہ voice آ گیا کہ جی اس D.O کو نکال دو اس کو ڈیرہ بگٹی یا کوہلو روانہ کر دو۔ اور نکال دیا۔ مجھے کیا ہے؟ تعلیم کو برباد کرلیں مجھے کیا ہے؟

میڈم اسپیکر: thank you جناب۔

قائد حزب اختلاف: میں دکھا دوں گا، میں میڈم کو دکھا دوں گا۔ میں سکولوں کے بند ہونے کا میں کل پورا باقاعدہ اس کے D.O سے دستخط کر کے وہ لے کے آؤں گا کہ کتنے سکولیں بند ہیں۔ کتنے سکولوں کو ہم نے کوشش کی ہم نے کچھ کھول دیئے، ان میں سے باقی سارے بند پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی باتیں نہیں ہیں، نہ میں نے سفارش کی ہے نہ میں نے

D.O لگا دیا۔ آپ مجھے بتائیں میں نے D.O لگا دیا ہے میں نے ڈپٹی D.O لگا دیا میں نے کسی ہیڈ ماسٹر کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں نے کسی بھی آپ کے محکمے میں ایک مداخلت کیا مجھے بتا دیں۔صرف میں نے آپ کو نشاندہی کیا کہ یہ غلط ہے، اس حد تک میں نے کہا آپ نے کہا کہ نہیں میں شکیل درانی کا مانتا ہوں باقیوں کا نہیں مانتا ہوں۔ٹھیک ہے that is all، چلائیں آپ ڈیپارٹمنٹ کو۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you زہری صاحب۔آپ کا پوائنٹ آ گیا۔kindly ہم اُن پر واپس آتے ہیں توجہ دلاؤ نوٹس پر۔

قائد حزب اختلاف: ہاں ناں مجھے بتا دیں کہ میں نے وہ کیے۔ڈپٹی ڈی او کو ابھی نکل دیئے۔ایک مہینے میں دو دفعہ ڈپٹی ڈی او کو نکال دیا گیا ہے۔ابھی میں آپ کو دیکھتا ہوں۔کس لئے نکال رہے ہیں اِن کو کیوں بدلہ لے رہے ہیں؟ لے لیں مجھے کچھ نہیں ہوگا۔تعلیم برباد ہونا ہے ہو جائیں۔یہ بلوچستان سب کا ہے صرف میرا نہیں ہے۔

وزیر تعلیم: آپ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ جی آپ نے رشتہ داری نبھائی ہے۔نہ میرے علم میں ہے۔ 17 گریڈ تک سیکرٹری کے ہاتھ ہیں ہے 18 گریڈ تک وہ کرتے ہیں۔ ہمارے علم میں یہ بات نہیں ہے آپ بار بار یہ بات غلط الزام نہ کریں زہری صاحب آپ سے اُمید نہیں تھی مجھے یہ۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! خدا کو مانیں سیکرٹری کے ہاتھ میں کیا ہے آپ کے ہاتھ میں کیا ہے ہم سب کچھ جانتے ہیں۔کس کے ہاتھ میں کیا ہے۔آپ منسٹر ہو۔آپ کہتے ہو میرے ہاتھ میں نہیں ہے سیکرٹری نے کئے ہیں۔بس ٹھیک ہے پھر۔۔۔(مداخلت) میں نے ایک چیز کی نشاندہی کی۔ مجھے کسی سے بحث کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے ایک چیز کی نشاندہی کرلی ہے۔آپ اِس پر بیشک ایکشن کوئی لیں جی بسم اللہ۔نہیں لیتے ہیں تو نہیں لیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: سب نے بات کرنی ہے۔محمد خان لہڑی صاحب۔

میر محمد خان لہڑی: شکریہ میڈم اسپیکر۔یہاں پر جو توجہ دلاؤ نوٹس زاہد علی ریکی لے کر آئے ہیں اور یہ ایک اہم نوعیت کا ہے۔ کیونکہ یہاں پر ہمارے دوستوں نے جو PDMA کے بارے میں باتیں کی ہیں حقیقتاً میں آپ کو بتاؤں۔ PDMA کے یہاں پر concerned بندے بیٹھے ہوئے ہیں۔منسٹر بھی بیٹھا ہوا ہے ہمارے پی اینڈ ڈی کے' کم ازکم ایک چیز میں یہاں پر mention کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیزیں بھی آپ لوگوں کو دے رہے ہیں کم ازکم اُن کا معیار کچھ ٹھیک کریں۔حقیقت میں بتاؤں۔ٹینٹ ایسے دے رہے ہیں کہ اگر بارش ہو جائے آپ کا آدھا گھنٹہ ناں۔وہ ٹینٹ بھیگ جاتا ہے لوگ ٹینٹ کو لپیٹ کے رکھ لیتے ہیں۔جا کے کوئی اپنا کسی درخت کے نیچے یا کسی جا کے بیٹھ جاتے ہیں۔اِسی کے اُوپر کم ازکم آپ لوگوں کو تھوڑا توجہ دینا چاہئے کہ اِس کا معیار کم ازکم بہتر ہو۔کم ازکم دو گھنٹے تین گھنٹے چار گھنٹے بارش ہو۔

تا کہ لوگ اُس کے نیچے بیٹھ جائیں۔ اِس کے علاوہ یہاں پر ڈاکٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں۔ بہت اِس کی اچھی تجویزیں ہیں۔میڈم اسپیکر! نصیر آباد ڈویژن حقیقتاً میں آپ کو بتاؤں ہمیشہ جتنے بھی یہاں پر بارشیں ہوئی ہیں یا سیلاب ہوئی ہیں۔آپ کا لہڑی ریور کا پانی آپ کا تلی ریور کا پانی آپ کا بالاناڑی کا پانی جتنے بھی آخر میں آپ کے یہ ہمارے نصیر آباد کے ایریا کو hit کرتے ہیں اگر وہیں سے، اِس کے علاوہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے ایک بہت اچھا تجویز دیا۔ 2022ء کا Flood آیا آپ دیکھ لیں اِس وقت کچھی کینال کو۔کچھی کینال کو بنا رہا ہے واپڈا۔ وہیں پر جو اِس نے اسپیل وے بنائے ہیں گزرگاہ بنائے ہیں جہاں پر جو سیلاب کے 2022ء میں جس کا کپیسٹی تھا اسپیل وے کا 90 ہزار کیوسک، وہاں سے جب اُنہوں نے پانی نے hit کیا ہے تقریباً 2 لاکھ کیوسک میڈم اُدھر سے پانی گزرا ہے۔ پورا کچھی کینال تباہ ہوا ہے۔ کچھی کینال کا پانی اگر کوہ سلیمان کا اسٹوریج کا جب تک متبادل حل اِس کے اُوپر کوئی ڈیم نہیں بنائیں گے یہ ہمیشہ پانی اِس میں آتا رہے گا۔ اور ہمیشہ آپ کا صحبت پور ڈوبتا رہے گا۔ اور اِس کے علاوہ پچھلے سال 2022ء میں، میں یہ کریڈٹ اپنے قائد میاں شہباز شریف کو دینا چاہتا ہوں جس نے پٹ فیڈر کیلئے 62 ارب روپے دیئے۔ جو اِس وقت آپ کے Tendering process میں ہے اور اِس پر کام شروع ہونے والا ہے۔ کہنے کا مقصد ہے۔ جتنا رقم ہم پٹ فیڈر کے اُوپر خرچ کریں۔ جب تک اِس پر یہ سیلاب کیلئے متواتر ہم گزرگاہیں یا اُس کا کوئی Structure جب تک نہیں بنائیں گے چاہے ہم اِس کے اُوپر ایک کھرب۔ دو کھرب اِس پر استعمال کریں۔ لیکن یہ ہمیشہ پھر بھی یہ علاقہ ڈوبتے رہیں گے اور یہی واویلا یہاں پر ہوتا رہے گے۔ کہنے کا مقصد ہے میڈم جیسے ہمارے دوستوں نے کہا کہ بھئی یا پانچ کلو یا دو کلو یا تین کلو یہ آٹا یہ چیزیں ہیں، جب تک اِس کے متبادل ہم میرے ابھی حلقہ انتخاب ہے جہاں پر آپ کا end پر جو ڈسٹرکٹ جھل مگسی آرہا ہے۔ آپ کا مولا کا پانی بھی آگر وہی پر آتا ہے۔ تو وہ بھی میرے حلقے کو hit کرتا ہے۔ آپ کا لہڑی ریور کا پانی بھی آتا ہے سیدھا وہ میرے حلقے کا hit کرتا ہے۔ آپ کا بالاناڑی کا پانی بھی آتا ہے وہ میرے حلقے کو hit کرتا ہے۔ اِس وقت تقریباً میرا حلقہ آدھا ڈوب چکا ہے۔ تو اِس حوالے سے ایک سسٹم ہونا چاہئے۔ جہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہم اُن کیلئے کوئی اچھا سے اچھا بندات بنائیں۔ اُن کے جو گاؤں ہیں surrounding areas میں جتنے ہیں اچھے بندات ہوں اور اُن کیلئے اچھے گھر بنائیں۔ تا کہ یہ ہمیشہ سیلاب آتا رہے گا اور یہ علاقے ڈوبتے رہیں گے تو اگر اِس پر ان تجویز کو شامل کریں۔ ہمارے منسٹر پی اینڈ ڈی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حقیقتاً جو پیسے آپ کے سندھ کو مل لیتے ہیں وہ بلوچستان کو بھی ملنے تھے۔ جب تک پٹ فیڈر کا یہ ایکنک سے 27 جولائی جو approved ہوا اِس میں مجھے وہیں پر اسلام آباد میں کوئی دوست ملا۔ کہتا ہے کہ سندھ میں جو سیلاب تباہ کاریاں ہوئیں وہ اپنے پیسے لے کے لوگوں کے اُوپر خرچ کررہا ہے۔ اور ابھی تک آپ کا بلوچستان کا یہاں کوئی ہے یا نہیں ہے اِس پر ڈیمانڈ کریں تا کہ ہم پیسے دے دیں۔ وہ

اپنے گھر بنائیں جا کے۔ توانشاء اللہ تعالیٰ منسٹر پی اینڈ ڈی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کو بھی آپ pursue کریں۔ مین چیزیں ہیں بندات گھر بنا کے دے دیں تاکہ ہمیشہ محفوظ رہیں۔ شکریہ جناب میڈم صاحبہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی لہڑی صاحب! Thank you. جی دو ابھی اسپیکرز ہیں۔ غلام دستگیر بادینی صاحب اور ڈاکٹر محمد نواز۔ لیکن kindly آپ لوگ اُس کو تھوڑا سا مختصر کریں۔ کہ آگے پھر منسٹر صاحب نے بھی بات کرنی ہے۔ ڈاکٹر صاحب kindly ابھی آپ تھوڑا سا۔ اِس کو wind up کرلیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی ہاں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم اسپیکر تقریباً چھ مہینے ہوگئے یہاں پر قرارداد بھی آرہے ہیں اور پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بات ہو رہی ہے۔ لیکن آج تک جتنی بھی قرارداد پاس ہوئی ہیں۔ اِس پر کوئی imlementation نہیں ہوئی ہے۔ نہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پر کوئی جو نوٹس لیا گیا ہے۔ میڈم اسپیکر! آج PDMA کے حوالے سے ریکی صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے۔ اور جو توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے۔ وہ واقعی پورے ایوان جو ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ صرف میرا نہیں بلکہ ان سب کا مسئلہ ہے۔ اِن کے علاقوں کا مسئلہ ہے۔ PDMA۔ میں ایک مثال دیتا ہوں۔ 2022ء میں جو کہ سب سے تباہی اور بربادی بھی نصیر آباد میں اور اس کے علاوہ پورے بلوچستان میں جہاں پر Specially مون سون کے Range میں ہے۔ وہاں بھی بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے لیکن اُس وقت بھی یہ صرف اور صرف چاول ،دال اور ایک کلو گھی اور ایک خیمے تک محدود رہا ہے۔ وہاں پر Federal Govt نے Provincial Govt نے یہ الاؤنس کیا کہ ہم جو بندہ اِس Flood میں مرے گا یا اِس۔ اُس کو 20 لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ میں خود اِس چیز کا گواہ ہوں۔ میں اپنے علاقے میں۔ موجود تھا جب کہ بچی جو ننگے پاؤں 12 سالہ بچی پھر رہی تھی اپنے بھیڑ بکریاں چَرا رہی تھی۔ اور جب گھر سے ماں باپ نکلے بچی نہیں تھی تو وہ وہاں پر مَری ہوئی پڑی تھی جو سیلاب کا ایک ریلا لے کر اُن کو اُٹھایا اور دفنایا میں جب اُن کے گھر گیا وہاں پر فاتحہ خوانی کیلئے افسوس کیلئے اُن کی جو گھر کی حالت میں نے دیکھا ایک کمرہ تھا اُس میں بھی بارش کا پانی ٹپک رہا تھا اور اِسی دن ایک اور نوجوان لڑکا تھا اُس کے بوڑھے ماں باپ تھے اور اُس کے دو چھوٹے بچے تھے جب میں وہاں گیا اُنہوں نے تو دفنایا تو تھا دوسرے روز تو اُن کے گھر کے اندر میں گیا آپ یقین کریں۔ جس حالت میں وہ پڑے تھے اور اُن کو ایک خیمے تک نہیں ملا جو کہ گاؤں کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک خیمہ اُن کو بنا کر اُس میں رہ رہے تھے۔ اور اُن کے ساتھ کچھ بھی نہیں تھا۔ میں خود آیا۔ ڈپٹی کمشنر کے آفس اُس وقت میں ایم پی اے نہیں تھا میں 2022 کی بات کر رہا ہوں۔ وہاں میں نے اُن کا کیس takeup کیا وہاں سے recommend کیا PDMA لایا یہاں تک ریونیو ڈیپارٹمنٹ پہنچایا اور وہ کیس غائب ہوا۔ دوسری دفعہ پھر گیا پھر وہ کیس غائب ہوگیا۔ اِس دفعہ بھی جب میں ایم پی اے بنا ہوں۔ پھر میں نے کیس PDMA سے اُٹھایا۔ CM

صاحب کے پاس لے گیا چونکہ اِس کا منسٹر بھی ہے۔ چونکہ اِس کا منسٹر بھی ہے۔ اور وہاں سے ابھی process ہو کے ابھی اِس وقت جو ہے ناں فنانس میں پڑا ہوا ہے۔ اب دیکھو اُن کے رحم وکرم پر ہیں۔ اُن دو بچوں کا جو ایک کمرہ بھی اِس وقت تک بھی گاؤں والوں نے بنا کے دیا ہے۔ اُن کیلئے کمانے کیلئے کوئی شخص وہاں موجود نہیں ہے۔ لیکن ابھی اُن کو PDMA کے پیسے نہیں ملے ہیں even کہ اُن کو دو کلو چینی اور ایک کلو آٹا بھی نہیں ملا۔ PDMA کیا کر رہا ہے۔ PDMA کا کام کیا ہے۔ PDMA کا Main function یہ ہے۔ کہ آپ flood کو Protect کروتا کہ یہ نوبت نہ آئیں۔ لوگ نہ مرے، گھر نہ بہے، لیکن گھر بہہ رہے ہیں۔ آپ نے اِسی پیسوں سے جو اِس وقت پانچ ارب کا جو بجٹ ہے۔ اِس غریب صوبے کیلئے بہت بڑا بجٹ ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کیلئے بہت بڑا بجٹ ہے۔ اِس سے آپ سروے کریں۔ اور وہاں جا کر دیکھیں کہ بھئی جب تک آپ کسی چیز کو protect نہیں کریں گے وہ تباہی اور بربادی ہوتی ہے۔ آپ جائیں ناں وہاں پر Protection wall بنائیں۔ اگر آپ اس کا رخ change کریں' protection wall بنائیں۔ تو یہ نوبت ہی نہیں آئیگی infrastructure آپ کا تباہ ہیں وہاں پر لوگ بند ہو جاتے ہیں اور لوگ چار چار دن تین تین دن تک شہر نہیں جاسکتے ہیں اُن کے مریض ندیوں کے کنارے مرجاتے ہیں۔ آپ یہاں پر کوئی چھوٹے پُل بنائیں تاکہ لوگوں کا رابطہ شہر سے منقطع ناں ہو جائیں۔ پی ڈی ایم اے کا جو function ہے وہ کچھ اور ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ بھائی جاؤ پتہ نہیں جیسا ہمارے ڈاکٹر صاحب ہمارے ایم پی اے صاحب ژوب کے بتا رہے تھے کہ کتنے ارب روپے کا جو ہیں ناں آپ نے خیمے اور دال خریدا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: ایک منٹ میڈم Madam Speaker one minute۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: قرارداد بھی آگے آنی ہے آپ لوگوں کو۔ جی آپ لوگوں کے کہنے پر میں نے سب ممبران کو ٹائم دیا۔ جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: میڈم کسی بھی ڈسٹرکٹ میں بلڈوزر نہیں ہیں۔ کوئی بلڈوزر نہیں ہیں۔ جاؤ وہاں پر ابھی ایک شیرانی میں ایک راستہ منقطع ہو گیا تھا لیکن صرف 8 یا 10 یا 20 گھنٹے بلڈوزر کی ضرورت تھی وہاں پر کوئی نہیں تھا۔ دے دو ڈپٹی کمشنر کو پیسے دے دو کہ ایسے ایمرجنسی میں آپ بلڈوزر چلائیں اگر ڈیپارٹمنٹس میں نہیں ہیں تو پرائیویٹ بلڈوزرز چلاؤ۔ میں کہنے کو تو بہت جی چاہتا ہے کہ کہوں۔ صرف' اچھا ایک اور چیز۔ آپ کے پی ڈی ایم اے سے آپ پتہ کریں کہ ایمرجنسی جب ہوتی ہیں فلڈ آتا ہے کتنی لوگ بیمار ہوتی ہیں کوئی ڈائریا میں چلا جاتا ہے کوئی کیا۔ کیا انہوں نے کوئی میڈیسن وہاں پر ڈسٹرکٹوں میں پہنچایا ہے؟ کیونکہ ڈسٹرکٹ لیول پر already کوئی میڈیسن نہیں ہے۔ لیکن خرید و میڈیسن۔ ایمرجنسی

میں رکھو۔ڈاکٹر صاحب کے پاس نہیں ہیں وہاں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے حوالے کرو کہ بھئی ایمرجنسی میں یہ میڈیسن جو ہیں ناں آپ یہ affected ایریا میں لے جائیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی thank you ڈاکٹر صاحب۔

حاجی محمد نواز کبزئی: میڈم اسپیکر میں آپ کا ٹائم زیادہ نہیں لوں گا اللہ حافظ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ہال میں ہمارے غلام دستگیر بادینی صاحب اگر موجود ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ہمارے منسٹر صاحب جو ہیں ظہور بلیدی صاحب! آپ اپنا جواب دیں۔ thank you بلیدی صاحب آپ کے صبر و تحمل کا thank you جی۔۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): سب سے پہلے تو میں جو توجہ دلاؤ نوٹس کے mover ہیں زابد ریکی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ اپنے حلقے کے حوالے سے ہمیشہ بڑا اچھا بولتے ہیں۔اور لوگوں کی جو مسائل ہیں ان کو اسمبلی فلور کے جو ہیں سامنے لے آتے ہیں۔اس اس کے علاوہ میں ضرور ایک گزارش کروں گا ہمارے senior parliamentarians ہیں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب،نواب زہری صاحب اور بھی سینئر ہیں، جو کہ 1988ء سے اس اسمبلی کے ممبر رہے ہیں اور اب تک 36 سال ہوگئے ہیں ابھی ہم نے ایک فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ہم اسمبلی کو rules of procedures and conduct of business 1974 کے تحت چلانی ہیں۔جس میں ہماری پہلی اسمبلی بنی۔اور جو پہلے لوگ elect ہو کر اس اسمبلی کے ممبر بنے اور انہوں نے ایک اسمبلی کے لیے جو ہیں ایک Rules of Procedure بنائے۔یا ہم نے اس کو ایک debating club بنانا ہیں۔جس میں تمام معزز اراکین اپنے حلقے کے مسائل بیان کریں۔میڈم اسپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔اسمبلی کے rules of procedures اور conduct of business کو implement کرانا آپ کا کام ہے۔اور رول یہ کہتا ہے کہ ایک توجہ دلاؤ نوٹس پر mover بات کریں اور concerned minister اُس کا جواب دیں۔لیکن جس طرح ایک تحریک کی شکل میں یا point of order کی شکل میں تمام ممبران نے اپنے حلقے کے مسائل بیان کیے۔میں اُن کی نیتوں پر شک نہیں کرتا۔ ہر حلقے کا اپنا مسئلہ ہے۔اپنے issues ہیں اور لوگوں کی ڈیمانڈ ہے کہ ہمارا جو representative ہے وہ ہمارے مسائل کو آگے جا کر اُجاگر کریں اور ان کو حل کرائیں۔ تو خدارا! اگر ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ جو 1974ء کے rules of procedures اور conduct of business میں کچھ خامیاں ہیں تو تمام پارلیمنٹری لیڈران اور season politician دونوں جانب بیٹھ جائیں اور اس میں amendment کر لیں تا کہ اس کو اُس کے مطابق چلایا جائے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ پرانے رولز ٹھیک ہیں تو اس کی پابندی پھر ہم پر عائد ہوتی

ہیں ہم سب پر کہ کہاں پر کیا بولنا ہیں۔ تو میڈم اسپیکر! میں زابد ریکی صاحب کی جو توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کرنا چاہوں گا۔ وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پی ڈی ایم اے کے اپنے functions ہیں اور جہاں تک بات حالیہ سیلابوں کی ہیں۔ تو آپ کو معزز ممبران کو اچھی طرح پتہ ہے ہم climate change میں ویسے ہی worsly affect ہو رہے ہیں۔ جتنی contribution ہمارے ملک کی climate change میں نہیں ہیں جتنا اُس کے رزلٹ سے ہم متاثر ہو رہے ہیں اور بھگت رہے ہیں۔ کئی سالوں سے بارشیں بہت زیادہ ہو رہی ہیں اور جس کی وجہ سے بلوچستان میں لوگوں نے بڑا suffer کیا ہے۔ جہاں تک بات پی ڈی ایم اے کی ہے تو پی ڈی ایم اے کے اپنے functions ہیں۔ اگر کوئی سیلاب یا طوفان یا زلزلہ صوبے میں آئے تو اس کے لیے threat alert جاری کرنا، پھر immediately response کرنا، لوگوں کو ریلیف دینا، اُن کو rehabilitate کرنا یہ اُس کا کام ہے۔ اور ہر ڈسٹرکٹ میں ڈسٹرکٹ منجمنٹ disaster authority موجود ہیں جس کا سربراہ ڈپٹی کمشنر ہے وہاں کا۔ اور پی ڈی ایم اے کا یہ بھی کام ہے کہ تمام departments کو sensitize کریں اور ان سے کام لیں۔ جہاں تک حالیہ بارشوں کا تعلق ہے تو پی ڈی ایم نے threat alerts جاری کر دیئے ہیں تمام ڈسٹرکٹس کے سول انتظامیہ sensitize کر دیا ہے اور لوگوں کی جو آمدورفت ہیں جہاں پر نقل مکانی ہے اُن کو جو ہیں کہا گیا ہے کہ آپ مہربانی کر کے یہ چیزیں کریں۔ اور دوسری بات جہاں پھر ریلیف کی بات ہے تو پی ڈی ایم اے ہمیشہ prompt reaction کرتی ہے شاید بلوچستان اتنا طول و عریض ہے کہ کہیں نہ کہیں نہیں پہنچے ہوں گے تو اس کو بھی ہم sensitize کر دیں گے۔ لیکن جہاں پر پرانے جو سیلاب کی بات تھی، جس میں ہمارے نصیر آباد ڈویژن کے اراکین نے اس پر سیر حاصل بحث کی۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بات کی۔ تو اُس پر گورنمنٹ آف پاکستان نے 400 ملین ڈالرز ورلڈ بینک سے قرضہ لیا ہے۔ اور گورنمنٹ آف بلوچستان کو گرانٹ کی صورت میں دیا ہے۔ اب اس پر ایک پروجیکٹ منجمنٹ یونٹ بنایا گیا ہے project management unit بنایا گیا ہے جس کا نام ہے integrated flood rehabolitation and adoptation project اور حکومت بلوچستان نے اپنا ایک one of the finance officer اسفندیار کاکڑ کو اس کا جو ہیں پروجیکٹ ڈائریکٹر لگایا ہے اور وہ 90 ہزار کے قریب اُس نے گھر بنانے ہیں نصیر آباد ڈویژن کے۔ اور اُس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور انشاء اللہ وتعالیٰ بہت جلد آپ کو کام ہوتا ہوا نظر آئیگا اور جہاں تک جو mover کا جو ڈسٹرکٹ ہے زابد ریکی صاحب کا، اُنہوں نے ایک بات کی کہ 2014ء کو جب ان کے ہاں سیلاب آیا تھا اور تقریباً 2 ہزار کے قریب گھر damage ہوئے تھے اور 2020ء کو جب میں فنانس منسٹر تھا تو میں نے جو اُس کی compensation ہیں 10 کروڑ روپے وہ جاری کر کے دیئے جن کا ذکر انہوں نے خود کیا تھا۔ اور جہاں پر بھی کمی و کوتاہیاں یا کوئی کمزوری

حکومت کو پی ڈی ایم اے کی توسط سے نظر آئیگی تو یقیناً اس پر جو ہیں حکومت ان کو ہدایت دے گی کہ جہاں تک ممبران نے اپنے حلقوں کی باتیں کی ہیں وہاں پر جاکر وہ immediately جو اُس کے funnctions ہیں وہ اُس کے مطابق کام کریگی۔ ہاں البتہ rehabilitation کا جو process آتا ہے جہاں پر جو ہیں سیلاب کی demages ہوتے ہیں تو demages پر جو ہیں اس پر rehabilitation کا کام وہ concered department کا ہے۔ جن کو حکومت ذمہ داریاں تفویض کرتی ہیں۔ جس طرح سے نصیر آباد ڈویژن میں جب یہ سیلاب آیا اسی طرح سے پراجیکٹ بنا کر PMU بنا کر 400 ملین ڈالرز وہاں پر execute ہو رہا ہے اور implementation کے phase میں ہیں۔ اسی طرح باقی جگہوں پر جہاں پر سڑکیں اور بندات ٹوٹے ہیں اُن پر بھی کام کیا جارہا ہے البتہ خیر جان بلوچ صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ کچھ سڑکیں ہیں جو فلڈ کی وجہ سے جو ہیں اُن کی جو ڈیزائن ہے وہ اُس مطابق نہیں ہیں اُس پر کل میری خیر جان صاحب سے بات ہوئی تو چونکہ وفاقی وزیر پلاننگ کمیشن نے ایک میٹنگ آج بلوچستان کے پروجیکٹس کے حوالے سے بلائی تھی تو مَیں نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب کو کہا کہ جو این ایچ اے کی جو سڑکوں کی جو ڈیزائن ہیں اُن پر ہمیں اعتراض ہیں وہ بھی ڈیزائن بہتر کریں اور اُسکی جو کوالٹی ہے اُس پر بھی لوگ باتیں کر رہے ہیں تو وہ concerns ہیں اُنہوں نے وہاں پر raise کردیئے ہیں این ایچ اے کے چیئرمین کے سامنے اور پلاننگ کمیشن کے وزیر کے سامنے تو اُنہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جو سڑکیں جو بن رہی ہیں اُن کو دوبارہ از سرِ نو اُنکو جو ہیں revisit کریں گے اور redesign کریں گے اور کوالٹی کو بھی improve کریں گے۔ اور جہاں جہاں پر جو ہیں سڑکیں ہیں اُن کا کام جو ہے وہ سست رَوِی کا شکار ہیں اُنکو مزید تیز کیا جائے گا شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you۔ جی رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب ناسازی طبیعت کی بنا، جناب اصغر علی ترین صاحب چچا کی فوتگی کی بنا رواں اجلاس سے، جبکہ سردار فیصل خان جمالی صاحب، سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، میر ظفر اللہ زہری صاحب، میر شعیب نوشیروانی صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب اور جناب رَوِی پہنوجہ صاحب اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصتیں منظور ہوئیں۔

اب مشترکہ سرکاری مذمتی قرارداد۔ میر علی مدد جتک صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صوبائی وزراء۔ حاجی ولی محمد نورزئی، میر محمد اصغر رند، جناب برکت علی رند، جناب سنجے کمار اور محترمہ مینا مجید صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹریز میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): قرارداد ہماری بھی ہے اس کو اگر اس کے ساتھ کلب کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آپ کی قرارداد ایجنڈے میں آچکی ہے۔ایک مرتبہ ان کی قرارداد پڑھی جائے، اُن کے ساتھ پھر متفقہ کریں گے۔ایک دفعہ اس قرارداد کو پیش ہونے دیں پھر دوسرا قرارداد ایجنڈے پر آیا ہوا ہے۔ جی صرف ایک دفعہ یہ قرارداد پیش ہوجائے۔ پھر اُس کے ساتھ ہی ہم دوسرا بھی ایجنڈے میں ہے اُنہیں ایک ساتھ متفقہ طور پر پاس بھی کریں گے۔

میر عاصم کرد گیلو (وزیر مال): پیش وہ کریں مگر سارے ہاؤس کی طرف سے پیش کیا جائے۔اس میں دو رائے ہے نہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جو قرارداد آپ لوگوں نے لایا ہے وہ الگ ہے ہماری قرارداد الگ ہے۔ پھر اس کو رولز آف بزنس کے حوالے سے آپ جو بھی فیصلہ کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ابھی پہلے یہ قرارداد حاجی علی مدد جتک صاحب پڑھ لیں۔اُس کے بعد پھر دوسری کریں گے۔

میر علی مدد جتک (صوبائی وزیر زراعت وکوآپریٹوز): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ہرگاہ کہ مورخہ 25 اور 26 اگست 2024ء کی درمیانی رات کو ملک دشمن دہشت گردوں کی جانب سے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں بیک وقت بزدلانہ ،وحشیانہ اور سفا کانہ حملے کیئے گئے۔جن میں موسیٰ خیل کے علاقے راڑہ شم کے مقام پر بلوچستان کو پنجاب سے ملانے والے قومی شاہراہ پر مسافر بسوں اور ٹرکوں سے 23 نہتے بے گناہ اور معصوم شہریوں کو اُتا کر بیدردی سے شہید اور 35 گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا۔ان اندوہناک واقعات کی پوری دنیا میں مذمت ہورہی ہے۔ یہ دہشتگرد بچوں کو ورغلا کر دہشتگردی کرواتے ہیں جس میں ان کے والدین تک کو علم ہی نہیں تھا۔جس کی مثال ماہل بلوچ کا حالیہ بیان ہے کہ مَیں یہ سن کر حیرت زدہ ہوگئی کہ میری بیٹی کو دہشت گردوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔علاوہ ازیں بی وائی سی آئے روز اور احتجاج کرتے ہیں اور سوشل میڈیا پر ٹرینڈ چلاتے ہیں مگر اتنے مظلوم لوگوں کی قتل جن میں بلوچ سمیت ہر قوم کے لوگ شامل ہے اس پر خاموشی ان لوگوں کی دہشت گردوں کی legitimate آواز بنے ہوئے ہیں۔ان کی ایسی سفاکیت اور دہشت گردی پر خاموشی معنی خیز ہے۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان دہشت گرد تنظیم بی ایل اے کی اس بزدلانہ،سفاکانہ اور دہشت گردانہ اور وحشیانہ کارروائیوں اور BYC (بلوچ یکجہتی کمیٹی) جس کی وجہ سے پورا بلوچستان میں روڈ بلاک ہونے سے علاقے کے لوگ اور مریضوں کو کو ازیت کا سامنا کرنا پڑا۔جس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔مزید براں سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے صوبے کے مختلف اضلاع میں مذکورہ بالا

واقعات پر فوری ردعمل شروع کرتے ہوئے کلیئرنس اپریشن شروع کیا۔جس کے نتیجے میں ملک دشمن عناصر اور ملک دشمن کے 21 دہشت گرد ایجنٹوں کو جہنم واصل کیا۔اوراس کارروائی کے دوران سیکورٹی فورسز کے دس جوانوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 4 اہلکار سمیت مٹی کے 14 بہادر بیٹوں نے بہادری سے لڑتے ہوئے لازوال قربانی دی اور شہادت کو گلے لگایا اوراس طرح دہشت گردوں کے مذموم عزائم کو کامیابی سے ناکام بنایا۔خیال رہے کہ پوری قوم ہمیشہ ہمہ وقت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی بہادر افواج،سیکورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔لہذا بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی لازوال قربانیاں اور شہادت پر اُنھیں خراج تحسین اور خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور متاثر خاندانوں سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔اور ساتھ ہی مرکز اور صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان گھناؤنے اور بزدلانہ کارروائیوں کے لئے اُکسانے والوں مجرموں،سہولت کاروں اوران کی حوصلہ افزائی کرنے والے ملک دشمن عناصر و دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کیلئے فوری عملی اقدامات اُٹھانے کو یقینی بنائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔چونکہ حکومتی آراکین کی جانب سے جو مشترکہ مذمتی قرارداد جو پیش ہوئی ہے۔اپوزیشن کے معزز آراکین کی جانب سے بھی اسی نوعیت کے مشترکہ مذمتی قرارداد کا نوٹس موصول ہوا ہے۔لہذا اپوزیشن آراکین کی جانب سے موصول شدہ مذمتی قرارداد کو حکومتی ارکان کی جانب سے پیش کردہ مذمتی قرارداد کے ساتھ کلپ کیا جاتا ہے۔اور تمام جتنے بھی اسمبلی کے اراکین ہیں۔تمام اسمبلی کے اراکین کی اس قرارداد میں سب کے نام شامل ہوں۔جی آپ پڑھ لیں

میر یونس عزیز زہری (قائدحزب اختلاف): یہ کہ مورخہ 25,26 اگست کے درمیان رات کو ملک دشمن اور عوام دشمن دہشت گرد عناصر نے بلوچستان کے مختلف شاہراؤں کو بند کر کے بسوں اور گاڑیوں کو روک کر نہتے عوام کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا۔ بلکہ بے گناہ معصوم لوگوں کو بیدردی سے قتل کیا گیا۔اس بہیمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں تشدد اور دہشتگردی کسی بھی انسانی معاشرے کے کیلئے قابل قبول نہیں ہے۔بلوچستان میں موسیٰ خیل اور لورالائی،مستونگ،قلات ،مکران اور دیگر اس طرح کے انسانی دشمنی پر مبنی کارروائی کی مذمت کرتے ہیں۔لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام الناس کے جان و مال کی تحفظ کے لئے عملی اقدامات اُٹھا کر عام عوام کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جو معزز اراکین اسمبلی مشترکہ مذمتی قرارداد پر بحث پر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو بھجوادیں۔جی ظہور بلیدی صاحب آپ اس پر بات کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ میڈم اسپیکر۔سب سے پہلے جو 12 اگست کی رات کو رحمت

بلوچ کے بھائی عبدالمالک بلوچ اور شہید ذاکر بلوچ پر روڈ بلاسٹ پر جو حملہ ہوا ہے جس میں شہید ذاکر بلوچ جو ہیں وہ شہید ہو گئے اور رحمت بلوچ کے بھائی زخمی ہوئے۔ اُسکی مَیں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ 25 اور 26 کی رات کو جو بلوچستان میں دہشتگردی کی جو واقعات ہوئے۔ اور جس کے نتیجے میں کئی لوگ شہید ہوئے اور کئیں زخمی ہوئے۔ بلوچستان کے مختلف شاہراؤں کو بلاک کر کے لوگوں کا قتل عام کیا گیا اور یہ ہمارے ملکی تاریخ کا ایسا واقعہ ہے جو میں سفاکیت، ظلم و بربریت اور انسانیت سوز کی تاریخ رقم کی گئی، میڈم اسپیکر۔ اس واقعہ پر جو پورے صوبے میں معصوموں کا جو قتل عام کیا گیا اور خاص کر جو ہمارے پنجابی بھائی ہیں اُن کا شناختی کارڈ چیک کر کے اُن کو قتل کیا گیا۔ اور یہاں تک کہ بیوی بچوں کے سامنے اُن کے مزدور شوہروں کو مارا گیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ جناب اسپیکر یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارا صوبہ کس جانب بڑھ رہا ہے۔ ہم پورے دنیا کے سامنے جو ہمارا بلوچ، پشتون، ہزارہ کے جو روایت تھی جو ہمارے اچھے اور سنہرے اصول تھے، زندگیوں کے بارے میں اپنے ہمسائیوں کے بارے میں اس طرح کے واقعات میں ہمیں کیا پورے صوبے کا جو بدنامی ہوئی ہیں جو ہماری روایات کی جو تذلیل ہوئی ہیں۔ اور جو ہمارے معاشرے پر ایک بدنما داغ بن گیا کہ ہم اپنے جو مہمان ہیں اُن کو کیا قتل کرتے ہیں۔ اور جس طرح کی نفرت پھیلی باقی صوبوں میں جو بلوچ معاشرہ، پشتون معاشرہ جو باہوٹ کے نام پر لوگوں کو پناہ دیتے تھے۔ اپنے باہوٹ کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ کیا یہی لوگ جو بیچارے محنت مزدوری کے لئے آئے ہوئے تھے اُن کو جس بے دردی سے قتل کیا۔ ایک عجیب ایک تماشہ بنایا گیا۔ میڈم اسپیکر اب ہم دیکھیں۔ کہ ہم کس جانب بڑھ رہے ہیں یہ جو بیس، پچیس سال سے ایک سلسلہ بلوچستان میں شروع ہو گیا ہے۔ جس میں تقریباً ساڑھے چار ہزار معصوم لوگوں کو قتل کیا گیا۔ جس میں اکثریت بلوچ تھی۔ اور اس بات پر کہ جی وہ غدار ہے۔ وہ جاسوس ہے وہ پتہ نہیں کونسا جرم اُس نے دیا ہے خود ہی وکیل بنتے ہیں خود ہی جلاد بنتے ہیں اور خود ہی فیصلہ کرتے ہیں جج بن جاتے ہیں۔ اور ہم بدقسمتی سے سارے خاموش تماشی بیٹھے ہوتے ہیں۔ کبھی ہم کہتے ہیں کہ جی یہ خود بھی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کبھی ہم کہہ دیتے ہیں کہ جی ان پر بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے کبھی ہم جو ہیں ایک اور بیانیہ بنا دیتے ہیں تو جناب اسپیکر کیا دنیا کے کونسی کتاب میں ہے دنیا کی کونسی مہذب معاشرے میں یہ چیز لکھی ہوئی ہیں یا اُن کی روایت میں ہیں کہ آپ کسی کو اُتار کر قتل کر دیں اور کہیں کہ میرے حقوق غضب ہوئے تھے۔ اس وجہ سے مَیں نے اس بندے کو مار دیا۔ اور بدقسمتی سے مَیں یہ ضرور کہوں گا کہ ہم سیاسی جماعتیں خاموش تماشائی بن جاتے ہیں اُن کے بارے میں کچھ کہنے سے گریزاں ہوتے ہیں۔ اُن کا نام نہیں لیتے۔ بلکہ عجیب وغریب بیانیہ پیش کرتے ہیں کہ اگر اس طرح نہیں ہوتا تو اس طرح ہو جاتا۔ اگر حقوق دیئے جاتے تو یہ نہیں ہو جاتا۔ میڈم اسپیکر کونسا مہذب معاشرہ اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔ دنیا میں violence جو کرتا ہے کسی بھی شکل میں ہو اُسکو صرف اور صرف terrorism کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور

کی گنجائش پوری دنیا میں کہیں پر بھی نہیں ہے۔ اگر کسی کے مسئلے اور مسائل ہیں تو آئیں اپنے مسئلے مسائل terrorism بیان کریں۔ اُن کو سنا جائے گا۔ لیکن اس بات کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ آپ جا کر کے کسی کو قتل کر دیں اور پھر کہیں کہ جی مَیں نے بڑا اچھا کیا ہے اور کچھ لوگ جو ہیں جو confused ہیں یا جان بوجھ کر اپنے آپ کو confuse کیا ہوا ہے وہ خاموشی اختیار کریں گے۔ ابھی وقت آ گیا ہے کہ ہم فیصلہ کریں کہ آیا جو معصوموں کا قتل عام کرتے ہیں جو مزدوروں کا قتل عام کرتے ہیں جو خواتین کا قتل عام کرتے ہیں ہم اُن کو کس نام سے پکاریں گے۔ کیا ہم اُن کو حقوق مانگنے والوں کے نام سے پکاریں یا جو دنیا نے definition دی ہوئی ہے دہشتگردی کی اُس نام سے پکاریں؟ میڈم اسپیکر! اِس صوبے کا المیہ ہے کہ آپ کے ساڑھے چار ہزار لوگ اس دہشتگردی کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن مَیں وثوق سے کہوں گا کبھی بھی واضح الفاظ میں اُسکی مذمت نہیں آئی ہے۔ میڈم اسپیکر میرا اپنا بھائی شہید ہوا اِسی دہشتگردی کی بھینٹ چڑھ گیا۔ میرا بہنوئی شہید ہوا اور ایک handout آیا کہ جی اس کے تعلق تھے پاکستان کے اداروں کے ساتھ۔ حالانکہ وہ مزدور پیشہ آدمی تھا اُس کا کسی چیز سے کسی سے تعلق نہیں تھا۔ لیکن میرا اپنا تعلق ایک سیاسی میرا background ہے۔ جس اسمبلی میں جہاں واقعہ ہوا میرے اپنے ہی پارٹی کے لوگوں نے اُسکی مذمت نہیں کی کھل کے اور مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی صاحب کا کہ اُنہوں نے اُس وقت کھل کے اُسکی مذمت کی اور آج جب ہم مذمت نہیں کرتے جب ہم اپنے آپ کو confuse رکھتے ہیں جب ہم جو ہیں دہشتگردی اور حقوق کے درمیان فرق نہیں کرتے تو وہ پھر اُسکا نتیجہ جو پچیس اور چھبیس کو راڑہ شم میں جو ہوا جو قلات میں ہوا جو باقی جگہوں پر ہوئی اُسکی شکل میں نظر آ جاتا ہے۔ کیا کون سی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ پنجابی کا قتل کرنا جو ہے ثواب کا کام ہے۔ کیا ہم تاریخ اور history کو نہیں دیکھتے جب یہ ملک بنا 1935ء میں جو برٹش ایک تو پارلیمنٹ کے تحت بنا، اُس میں یہ کہا گیا تھا کہ جو British States ہیں either they should join Pakistan or India. تیسرا option تھا ہی نہیں سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں اِنہیں جو ہے آئین اور قوانین کے بارے میں اچھی طرح پتہ ہے اور پھر کوئٹہ میونسپلٹی اور جو ہمارے ایوان بالا تھا اِنہوں نے خود فیصلہ کیا۔ بلوچستان کے چار dominians تھے چار تینوں نے violenteers کیا مکران، لسبیلہ اور خاران۔ اِنہوں نے جا کر قائداعظم محمد علی جناح سے مِل کر اپنی الحاق کا جو ہے اعلان کیا اس کے بعد خان قلات کے کچھ ایشوز تھے اُنہوں نے بعد میں الحاق کیا۔ اب یہ کونسی جو ہے ہم نے کہانی گڑھ لی ہے اور لوگوں کو ورغلایا جا رہا ہے پاکستان کوئی معمولی ملک نہیں ہے۔ کہ چند مٹھی بھر دہشتگرد آ کر اُس کو جو ہیں توڑ دیں۔ یا اپنے جو مظلوم عزائم ہیں اُس میں کامیاب ہو جائیں۔ میڈم اسپیکر وقت آ گیا ہے کہ ہمیں سیاہ وسفید کے فرق کو جاننا چاہئے۔ ہمیں جو ہے دہشتگردی کے بارے میں پوری اسمبلی نے ایک جو ہے ایک پالیسی بیان دینی ہے۔ اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کو آپ قتل کریں اور پھر آ کر کے معصوم بن

جائیں۔ کیا یہ جو چار ہزار لوگ مارے گئے ہیں اُن کی مائیں بہنیں نہیں تھیں۔ اُن کے لواحقین نہیں تھے۔ یا جو یہ مزدور مارے گئے ہیں راڑہ شم میں کیا وہ کسی ماں کا بیٹا نہیں تھے۔ یا اُن کے لواحقین یا بھائی بہن نہیں تھے؟ یا وہ جو سیکیورٹی فورسز پر حملے ہوتے ہیں اُنکے بیچارے اہلکاروں کا قتل عام ہوتا ہے اُنکے آفیسران کو مارے جات ہیں کیا اُن کی مائیں بہنیں نہیں ہیں کہ اُن کے جو ہیں اسمبلی کو یا ہمارے پولیٹیکل جماعتوں کو اظہارِ ہمدردی نہیں کرنی چاہئے۔ Human Right Activists being the civilized citizensیا انتظامی حقوق کے علمبردار کیا اُس پر نہیں بولیں۔ کس نے کسی کو حق دیا ہے کہ جا کر اُس کو مارو اور اُسکو کہوں کہ جی یہ تو غدار تھا یہ تو جاسوس تھا۔ کس کی جاسوسی کی ہے؟ کہاں سے غداری کی ہے؟ یا جو ڈیموکریسی میں جس کی جو پولیٹیکل لائن ہے اور اگر وہ اُس پر کھڑا ہوتا ہے تو اُسکو by-force یا آ کر کے بندوق کی نوک پر اُس کو eleminate کریں گے اور اُس کا نظریہ change کریں گے یہ بالکل واضح دہشتگردی ہے اور جو لوگ اس دہشتگردی کی مذمت نہیں کرتے ہیں یا جو لوگ اس دہشتگردی کی interpretation کسی اور طریقے سے کرتے ہیں مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ جانے انجانے میں شاید یا sympathetizer ہیں یا اُن کے legetimate voices ہیں یا کسی طرح سے اُس کو جو ہے ایک twist دینا چاہتے ہیں۔ میڈم اسپیکر اب اس چیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے حکومت اور ریاست بالکل واضح ہے جو لوگ قتل عام کرتے ہیں اُن کو قانون کے کٹھہرے میں حکومت ہر صورت میں لائے گی۔ اُن کے لواحقین جو شہید ہوئے ہیں اُن کو انصاف دلائے گی۔ البتہ جن کے مسئلے و مسائل ہیں اُن کے ساتھ گفت وشنید کی جاسکتی ہے اُنکے ساتھ جو ہے dialogue کیا جا سکتا ہے لیکن جو لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو لوگوں کو مارتے ہیں جو انسانی بنیادی حقوق کی پامالی کرتے ہیں دنیا کا کوئی بھی قانون اس کو اس چیز کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اور مَیں اس کے ساتھ ساتھ اس قرارداد کی جو ہے بھرپور حمایت کرتا ہوں اور انشاء اللہ وتعالیٰ یہ ایک چیز جو ہے حکومت پابند بنائے گی حکومت جو ہے یقینی بنائے گی کہ جو culprits تھے اُنکو کسی بھی صورت میں انصاف کے کٹھہرے میں لایا جائے گا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you جی۔ جی محترم ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: شکریہ! جو موسیٰ خیل میں جو واقعہ ہوا اُس کی ہم سب نے مذمت کی جو بلوچستان میں قتل عام ہے جو لورالائی میں جہاں ہوا اُس کی ہم نے مذمت پہلے بھی کی آج بھی کی قتل، قتل ہے جو بھی کرے۔ یہ جو مذمت کا لفظ ہے ظہور بھائی کہہ رہے ہیں یہ تو حکومت والے بھی مذمت کرتے ہیں اپوزیشن والے بھی مذمت کرتے ہیں ہر کوئی طاقتور طبقہ بھی مذمت کرتا ہے کمزور طبقہ بھی پاکستان میں مذمت کرتا ہے، مجھے تو حیرانگی اِس بات پر ہے کہ بلوچستان ہمارا گھر ہے اور اِس گھر میں ہم نے چوکیدار رکھا ہے اور اُس چوکیدار کو ہم سالانہ 80 ارب یا 90 ارب روپے دیتے ہیں، ایجوکیشن پر اتنا

خرچ نہیں ہوتا، ہیلتھ پر اتنا خرچ نہیں ہوتا جتنا چوکیدار پر خرچ ہوتا ہے ہمارے حکومت والے ہم لوگ کبھی ٹیچر پر تنقید کرتے ہیں کہ بلوچستان میں ٹیچر تنخواہ لیتے ہیں پڑھاتے کیوں نہیں ہیں۔ یہ ڈاکٹر جو ہیں تنخواہ لیتے ہیں علاج کیوں نہیں کرتے وہ حاضر کیوں نہیں ہوتے بہت اچھی بات ہے جو ٹیچر تنخواہ لیتے ہیں پڑھاتے نہیں ہیں اُن کو پڑھانا چاہیے، اور جو ڈاکٹر تنخواہ لیتے ہیں وہ حاضر نہیں ہوتے ہسپتال نہیں چلاتے اُن کو ہسپتال چلانا چاہیے، لیکن جو تنخواہ لیتے ہیں 80 ارب لیتے ہیں چوکیدار ہیں ہمارے وہ امن کیوں نہیں دیتے، صرف مذمت پر کام چلے گا سوال یہ ہے کہ جس کو ہم نے اِس گھر کی چوکیداری کے لیے رکھا ہماری سیکورٹی کر رہا ہے، ہماری حفاظت کر رہا ہے ہمارے بچے مر رہے ہیں اُس کا احتساب کر رہا ہے، IG FC کو معطل نہیں ہونا چاہیے اِس پر احتساب نہیں ہونا چاہیے جس پر ہم 80 ارب روپے دیتے ہیں اِس کو 90 ارب روپے دیتے ہیں اور ہم صرف مذمتوں پر کام چلاتے ہیں اور اگر کہیں معطل ہوتا ہے تو بے چارہ SHO پولیس، SHO پولیس کو ہم معطل کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس SHO کی وجہ سے بلوچستان میں بدامنی ہوئی ہے، تو میرا سوال اور حیرانگی اِس بات پر ہے کہ 80 ارب 90 ارب خرچ ہونے کے باوجود ہمارا چوکیدار کیا کر رہا ہے ہمارا چوکیدار آیا دُکی میں بھتوں میں تو مصروف تو نہیں ہے، آیا کوئلہ کے ٹن پر پیسے تو نہیں لے رہا، آیا اُس کو جس کام کے لیے ہم نے رکھا ہے کوئی اور دھندہ تو نہیں کر رہا اِس پر حکومت کو بھی اِس ایوان کو بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے، ہمیں پتہ سیکورٹی والے کیا کر رہے ہیں تو اِس پر آنکھیں بند کرنا صرف دیکھیں دشمن، دشمن ہوتا ہے آپ جس کو دشمن کہتے ہیں وہ آپ پر پھول نہیں برساتا، سوال یہ ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ میری جان اور مال عزت اور آبرو کی حفاظت کے لیے کیا کر رہے ہیں تو مجھے حیرانگی گھر کے چوکیدار سے ہے، گھر کا چوکیدار میرا ملا ہوا ہے یا ملا ہوا ہے یا بدامنی پھیلانے میں چوکیدار خود ملوث ہے۔ یا یہ چوکیدار نالائق و نااہل ہے، چوکیدار کو تبدیل ہونا چاہیے۔ اور چوکیدار پر بیٹھ کر بات کرنی چاہیے صرف مذمتوں سے کام نہیں چلے گا کہ فلاں پر مذمت لورالائی میں مذمت موسیٰ خیل میں مذمت مکران میں مذمت ہم صرف مذمتوں پر کام چلا رہے ہیں چوکیدار پر کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے جس کو ہم 80 ارب اور 90 ارب پولیس والے بیچارے کی پولیس کی جو گاڑی ہے اُس کو ماہانہ 100 لیٹر پیٹرول ملتا ہے پولیس کو اور اس کو پتہ نہیں دنیا بھر کی نئی گاڑیاں اِس کے پاس ہیں جہاز اُن کے پاس ہیں اور بڑی بڑی بلند و بالا محلات بنا رہے ہیں بڑی بڑی مضبوط چار دیواریاں بنائی ہیں آج بلوچستان میں FC بہت محفوظ ہے مَیں محفوظ نہیں ہوں IG FC بہت محفوظ ہے مَیں محفوظ نہیں ہوں۔ FC والے اپنے قلعوں میں بہت محفوظ ہیں اُن کے قلعوں میں جہاں FC کا قلعہ ہے اُس کے Main road پر ہم لوگ نہیں گزر سکتے، کیونکہ اِس قلعہ کو خطرہ ہے، بھئی آپ کو ہم نے اپنی سیکورٹی کے لیے رکھا تھا آپ اپنی حفاظت کیوں کر رہے ہیں آپ کو تو رکھا تھا 80 ارب لے کر آپ ہماری حفاظت کریں گے اور ہم تمام ایوان حکومت والے صرف اِس بات پر ہیں کہ اِس کی مذمت

اُس کی مذمت ۔میری ایک بات تو یہ ہے کہ چوکیدار پر سب بات کریں ۔ یہ چوکیدار پر بات کریں 80 ارب مَیں اس چوکیدار کو دیتا ہوں، اُس چوکیدار کو دنیا بھر کے وسائل دے رہا ہوں ۔ ہم غربت برداشت کر کے چوکیدار کو پال رہے ہیں ہم غربت برداشت کر کے جہاز کے تیل برداشت کر رہے ہیں اِن کی عیاشیاں اِن کرنلوں جنرلوں کی ہم برداشت کر رہے ہیں پھر بھی میری جان اور مال بلوچستان کی محفوظ نہیں ہیں اِس چوکیدار پر بات ہونی چاہیے ۔پہلی بات تو یہ ہے ۔ یہ منشیات فروش ہیں بلوچستان میں چار ہزار لوگ جو ظہور صاحب نے کہا ہے قتل عام ہوا ہم اُس کی مذمت کی ہے اور کرتے ہیں میرے پانچ لاکھ نوجوان منشیات میں ملوث ہیں پانچ لاکھ لوگ میرے آج پانچ لاکھ نوجوان منشیات میں لت پت ہو گئے ہیں، میرے بلوچ اور پشتونوں کے پانچ پانچ لاکھ نوجوان زندہ لاش ہیں ۔ یہ منشیات فروشوں کے سرپرست بلوچستان میں کون ہیں، اور یہ منشیات فروش کون ہیں سب سے بڑے محبّ وطن ۔گاڑی پر پاکستان کو جھنڈا لگائیں گے کور کمانڈر صاحب کی تصویر گاڑی پر لگائیں کے کرسٹل اور شیشہ اور تریاق ہیروئین کو کام باہر کریں گے اور میرے بلوچ اور پشتون نوجوانوں کو اُن کی نسل کشی کریں گے میری ماؤں کو تڑپائیں گے میرے بچوں کو یتیم کریں گے میری بہنوں کو بیوا کریں گے یہ منشیات فروش کے سرپرست بلوچستان میں کون ہیں، پولیس والے ہیں لیویز والے ہیں کہاں چھپتے ہیں اس پر کیوں بات نہیں ہوتی کہ منشیات فروش کون ہیں جو میرے بچوں کو ہزاروں بچوں کو یتیم کیا اِنہوں نے میری ہزاروں بہنوں کو بیوہ کیا منشیات فروشوں نے ، یہ اِس کے سرپرست کون ہیں یہ کہاں چھپتے ہیں اِس پر کیوں بات نہیں ہوتی ۔ پانچ لاکھ نوجوان پانچ لاکھ نوجوان ہمارے اِس منشیات میں لت پت ہیں دن کی روشنی میں چاکلیٹ کی طرح بکتا ہے چاکلیٹ کی طرح ہمارے بلوچستان میں بکتا ہے، اِس پر کیوں بات نہیں ہوتی اِس پر کیوں تبصرہ نہیں ہوتا ۔تیسری بات میری یہ ہے دہشتگردی ہے اِس کا سب سے بڑا cause ہے بے روزگاری ۔ بلوچستان جل رہا ہے اور APEX کمیٹی والے بیٹھ کر کیا فیصلے کرتے ہیں مَیں صوبائی حکومت والوں سے کہتا ہوں کہ بے روزگاری ہوگی دہشتگردی بڑھے گی، جب آپ بیٹھتے ہیں APEX کمیٹی میں بیٹھتے ہیں چمن بارڈر بند کرو، تاکہ تیس ہزار لوگ دہشتگرد بن جائیں پنجگور بارڈر بند کرو تربت بارڈر بند کرو گوادر بارڈر بند کرو بے روزگاری کرو کاروبار بند کردو تاکہ لوگ بھوک سے مرجائیں دہشتگرد بن جائیں روزگار کو گلے لگاؤ آپ APEX کمیٹی والے دہشتگرد پیدا کر رہے ہو یا امن پسند پیدا کر رہے ہو۔تم APEX کمیٹی والے بے روزگاری عام کر کے چمن بارڈر سے لے کر گوادر بارڈر کو تم بند کرتے ہو لوگوں کو بے روزگار کرتے ہو تم دہشتگرد پیدا کرتے ہو یہ بھوک ایسی چیز ہے میڈم اسپیکر صاحب بھوک سے لوگ خدا کے باغی بن جاتے ہیں بھوک سے لوگ اللہ رسول کے باغی بنتے ہیں ریاست بہت چھوٹی چیز ہے اللہ رسول کے مقابلے میں ۔ پاکستان بہت چھوٹی چیز ہے اللہ رسول کے مقابلے میں یہ بھوک اور فکر اور محتاجی انسان کو خدا کا باغی بناتی ہے آپ ریاست کی بات کرتے ہیں ۔اور فیصلے APEX کمیٹی کے کیا ہیں ۔

کہ بھئی یہ بارڈر ہم اِس لیے بند کر رہے ہیں دوسوارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے پاکستان کو اِس لیے چمن کا بارڈر سے لے کر گوادر تک ہم یہ تربت اور پنجگور اور ماشکیل یہ تفتان ہم اِس لیے بند کر رہے ہیں کہ دوسوارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے بھئی IPPS میں آپ IPPs میں آپ کھربوں روپے کھا جاتے ہو آپ کو نقصان نہیں ہوتا، اسٹیل ملز کو آپ تین سوارب سالانہ دیتے ہو آپ کو نقصان نہیں ہوتا، PIA کو تین سوارب سالانہ دیتے ہو تمہیں نقصان نہیں ہوتا، تم باہر ملک جزیرے بناتے ہو پاکستان کو نقصان نہیں ہوتا میرے بلوچستان کے پچاس لاکھ لوگ اِس بارڈر سے روزگار کرتے ہیں تم دوسوارب کی خاطر APEX کمیٹی والے بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہو کہ دوسوارب پاکستان کو نقصان ہو رہا ہے اس لیے بلوچستان کے نوجوان یہاں میرے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں اور APEX کمیٹی والے فیصلہ کرتے ہیں مجھے افسوس ہے وزیراعلیٰ صاحب کا اور اُس کی کابینہ پر مزاحمت نہیں کرتے۔ وفاقی حکومت کے سامنے کہ چمن بارڈر بند نہیں ہوگا، میرے لوگ کھانا کھاتے ہیں چمن کے لغڑی اور مزدور اِسی افغانستان کے بارڈر سے کھانا کھاتے ہیں مَیں چمن بارڈر بند نہیں کرنے دوں گا پنجگور کا بارڈر بند کرنے نہیں دوں گا کیچ کا بارڈر بند کرنے نہیں دوں گوادر کا بارڈر پہلے تم متبادل دو نہ! مجھے متبادل روزگار تو دو روزگار کس کی ذمہ داری ہے آئین پاکستان کے تحت۔ آئین پاکستان کا غدار وہ نہیں ہے جو پہاڑ پر ہے آئین پاکستان کا غدار وہی ہے جو آئین پاکستان پر عمل نہیں کرتا۔ حلف اُٹھانے کے باوجود میرے نوجوان کو روزگار نہیں دیتے ہو روزگار چھین لیتے ہو آج بارڈر کی جو حالت ہے میڈم صاحب ہم بارڈر کے رہنے والے لوگ ہیں ایران اور افغانستان ہم سب رہتے ہیں وہاں ہمارے بارڈر میں نوجوان جب جاتا ہے اُس کی ماں مصلے پر بیٹھتی ہے مصلے پر اور دعا کرتی رہتی ہے اپنے بیٹے کے لیے اللہ اُس کو سلامت لے آ۔ تا کہ میرا رات کا کھانا لے آئے اور یہ FC یہ ظالم FC ریاست کی اُس بیٹے پر تشدد کرتی ہے جس کی ماں مصلے پر بیٹھتی ہے آپ کہتے ہیں کہ دہشتگر دی ہو رہی ہے، آپ کہتے ہیں دہشتگر دی بڑھ رہی ہے آپ کہتے ہیں بلوچستان پر امن ہو آپ کہتے ہیں کہ یہاں پر خوشحالی آئے، جب تم دہشتگرد ریاست پاکستان خود پیدا کر رہی ہے APEX کمیٹی کے فیصلے دہشتگرد پیدا کر رہے ہیں، یہ جو ظلم و جبر وستم ہے تم مجھے روزگار نہیں دو گے تو RAW کے پیسے ہمارے نوجوان لیں گے جب تم میرا روزگار چھینتے ہو اور ہندوستان روزگار دیتا ہے تو مجھے بتاؤ نوجوان کہاں جائیں گے مجھے بتائیں ریاست پاکستان کے لوگ بتائیں حکومت بلوچستان کے لوگ بتائیں کے تم روزگار چھینتے ہو تم بارڈر بند کرتے ہو تم وسائل لوٹتے ہو تم جبر کرتے ہو تم کرپشن کرتے ہو اور ہندوستان پیسے دیتا ہے آپ کے بقول تو میرا نوجوان کہاں جائے گا پیسہ لینے والے کے پاس یا پیسہ دینے والے کے پاس بھتہ لینے والے پاس یا پیسہ دینے والے کے پاس میرا نوجوان کہاں جائے گا تو چمن بارڈر آپ نے کیوں بند کیا بھئی پنجگور کا بارڈر آپ نے کیوں بند کیا تربت کا بارڈر آپ نے کیوں بند کیا گوادر کا بارڈر آپ نے کیوں بند کیا روزگار پر قدغنیں کیوں لگاتے ہو، تو یہ دہشتگرد یہ نوجوانوں کو جو میرا آج باغی بنا رہا ہے

بلوچستان میں آج میرے نوجوانوں کو باغی بنارہی ہے کون ریاست پاکستان کی APEX کمیٹی والے۔APEX کمیٹی میں بیٹھنے والے لوگ ہمارے لوگوں کو ہمارے نوجوانوں کو اِس لیے باتوں سے نہیں ہوتا بھائی۔ باتوں سے تقریروں سے نہیں ہوگا، کہ میں تقریریں کروں گا نوجوان امانی کی طرف آئیں گے آپ نوجوانوں کو روزگار دو، روزگار چھینو مت یہ border کو بحال کرو، یہ بارڈر۔ میری ہے جو کروماٹ وغیرہ سب ہیں اِسی طرح لاپتا افراد کا مسئلہ ہے یہ جو لاپتا افراد کا مسئلہ یہ حل کیے بغیر کیا آپ کو۔مَیں نے اُس دن بھی کہا تھا میں آج بھی کہتا ہوں جو میری ماں ہے نا یہ جو FC سے ہے FC سے میں بطور MPA سیاسی کارکن میں FC سے نفرت کرتا ہوں کیوں کرتا ہوں؟ مجھے حکومت والے پوچھ لیں میں کیوں کرتا ہوں؟ FC نے گوادر کے چوکوں پر میری ماں کو گندی گالیاں میں نے اپنے کانوں سے، مجھے ہدایت الرحمٰن کو میری ماں کو گندھی گالیاں FC والوں نے دی۔تو میری ماں میں اپنی ماں سے پاکستان سے زیادہ محبت کرتا ہوں جس نے مجھے جنا ہے۔ میں پاکستان سے زیادہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہوں اور جو FC جو فوج چوکوں پر میری ماں کو گالی دیتا ہو، میری ماں کو گندی گالیاں دیتا ہو اِس FC نے نوجوانوں کو پہاڑ پر لے گیا ہے۔ اِس FC نے میرے نوجوانوں کو باغی بنایا ہے۔ یہ FC نے میرے نوجوانوں کو اس ریاست کے بارے میں نفرت پھیلایا ہے اور یہ FC جو مجھ جیسا لوگ سیاسی کارکن میں تو BLA کا تو نہیں ہوں؟ میں تو کوئی تنظیم سے بھی نہیں ہوں، مَیں تو سیاسی کارکن ہو سیاسی جدوجہد کرنے والا ہوں۔ میری ماں کو FC والوں نے کیوں گندی گالیاں دیتے ہیں؟ گوادر کے چوکوں پر کیوں؟ کیوں دیتے ہیں؟ یہ بلوچستان ایف سی والوں کے باپ کا ہے؟ یہ میرے باپ کا ہے اباواجداد کا ہے یہ میری سرزمین ہے میری قبرستان ہے۔ تو FC جب تک میری ایک چوتھی بات یہ ہے یہ میں حکومت کو بھی کہتا ہوں جب تک ایف سی بلوچستان میں موجود ہے امن کا خواب مت دیکھیں۔ FC جب تک موجود ہے RAW کی کوئی ضرورت نہیں ہے اِنڈیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک FC یہاں موجود ہے انشاء اللہ FC بلوچستان کو علیحدہ کرنے کے لیے RAW کی ضرورت نہیں FC خود کافی ہے اور یہ FC جو ہمارے نوجوانوں کو گندی گالیاں دیتا ہے اور ایف سی کی وجہ سے آج بلوچستان میں۔ مَیں آخر میں آتا ہوں اپنے گوادر کی طرف اُنہوں نے ابھی خیر جان بات کی کہ وہاں ایک فرد کو خوش کرنے کے لیے، زہری صاحب نے بات کی رشتہ دار کو خوش کرنے کے لیے کسی ساتھی نے بات کی خوش یہ بلوچستان میں تو حکومت ہے نہیں کہاں ہے حکومت؟ ایوان کے اندر تو ہے بالکل موجود ہے کہاں ہے حکومت؟ وزیر اعلی ہاوس میں حکومت ہوگا باقی کہاں ہے حکومت؟ مجھے بتائیں حکومت ہے کہاں حکومت؟ آپ اپنے دل کو خوش کرنے کے لیے مراعات حکومت والے لیتے تو ٹھیک ہے مجھے حکومت کئی نظر نہیں آتی۔ میرے گاؤں کا میں آپ کو مدا گوزرلگ، گوادر میں مداخلت کی حالت بتاؤں میڈم اسپیکر صاحبہ! میرے گاؤں سُر بندر میرا گاؤں ہے وہاں ایک گرلز ہائی اسکول ہے، گرلز اُس کا head وہاں ایک کرنل ہے فوج کا کرنل وہ چاہتا

ہے میرے گرلز ہائی سکول جہاں ہم نہیں جاتے جہاں ہم لوگ نہیں جاتے کہ ہماری بچیاں پڑھ رہی ہیں وہ ارمی کا کرنل کا مداخلت ہےاور کرنل ارمی کا کہتا ہے کہ میرا head لگے گا۔ میرے گرلز ہائی سکول سے کرنل کا کیا دلچسپی ہے؟ وہ کرنل کیوں میرے ہائی سکول میں مداخلت کرتا ہے؟ اِس اِن تمام مداخلت کی وجہ سے dollar mafia اپنی جگہ، بارڈر کی بندش اپنی جگہ، گوادر میں مداخلت، میں گوادر میں خدمت کرنے کے لیے آیا میں منتخب ہوا الیکشن میں حصہ لیا آیا لوگوں نے مجھے منتخب کیا میں آیا ہوں کہ میں خدمت کروں، ہائی سکول کا head master کرنل صاحب کہتا ہے میرا لگے گا۔ بھئی جس پنجاب میں آپ رہتے ہیں میاں والی ملتان میں وہاں کے تمہارے گاؤں کا ہیڈ ماسٹر ہمارے مرضی سے لگتا ہے؟ وہاں کا تمہارے گھر کا ہیڈ ماسٹر ہماری مرضی سے لگتا ہے؟ تو تم میرے گھر کے ہیڈ ماسٹر، میرے علاقہ تعلیم بہتر ہو، ہیلتھ بہتر ہو تو میں میڈم ا سپیکر صاحبہ! جو جتنے ہمارے MPA ہیں اپوزیشن سے اسمبلی کے اندر تقریروں سے کچھ نہیں ہوگا۔ آئیں باہر مزاحمت کریں ڈاکٹر مالک صاحب قیادت کریں باہر جمہوری مزاحمت کریں 5 ستمبر کو میں گوادر میں دھرنا دے رہا ہوں تمام MPAs کو آنے کی دعوت ہے آجائیں۔ مجھے پتہ ہے دھرنوں کے بغیر کچھ نہیں ہوگا دیواروں سے بات کر رہے ہیں، چلو وہاں 5 تاریخ کو میں بیٹھوں گا وہاں establishment اور فوج کو بھی بتاؤں گا گوادر میرا ہے گوادر کے فیصلے میں کروں گا میں منتخب نمائندہ ہوں۔ گوادر کے فیصلے میں کروں گا اور ڈالر مافیا کے خلاف بارڈر مافیا کے خلاف، بارڈر کو کھولنے کے لیے اور بجلی کا بحران ہے ڈاکٹر صاحب بھی گواہ ہے ہمارے مکران کے لوگ یہاں گواہ ہیں۔ بجلی ایران سے ایران ایران نے ہمارے بجلی بند کیا ہے ظہور صاحب کو پتہ ہے میں نے تمام مکران کے جتنے ہمارے MPAs ہیں میں نے سب سے بات کی، ڈاکٹر صاحب وزیر اعظم صاحب میں نے ڈاکٹر صاحب اسلام آباد کا ہے، وزیر اعظم سے میں نے، سب سے ہم نے بات کی ایران کی مرضی پر ہے کہ جب چاہیے بجلی دے جب چاہیے بجلی نہ دے۔ پورا پورا مکران ہمارے اندھیرے میں اور چلیں ہے سی پیک کہ گوادر ترقی کرے گا، گوادر مستقبل کا سنگاپور ہے، گوادر سی پیک کے ریڑھ کی ہڈی ہے، سی پیک کے ماتھے کا جھومر ہے فلاں ہے فلاں ہے پتہ نہیں دُنیا بھر کے نعرے پاس، بجلی نہیں ہے گوادر میں پانی نہیں ہے گوادر میں علاج نہیں ہے تعلیم گوادر میں نہیں ہے صرف ہیں تو کیا ہے چیک پوسٹیں ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ہدایت الرحمٰن صاحب آپ قرارداد کے اوپر اگر آجائیں تو بہتر ہوگا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کس پر؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِسی قرارداد پر ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: قرارداد پر اگر آپ آجائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو میں اِسی قرارداد پر ہو کہ جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں مر رہے ہیں، لوگ مر رہے ہیں فلاں مر رہے ہیں تو یہ لوگ کچھ ہیں کہ وہ سیاسی دہشت گرد ہیں کچھ معاشی دہشت گرد ہیں کچھ مصلح دہشت گرد ہیں دہشت گردوں بہت ساری اقسام ہیں جو ہمارا بارڈر بند کرتا ہے وہ معاشی دہشت گرد ہے جو مجھے سیاسی آزادی نہیں دیتا وہ سیاسی دہشت گرد ہے جو میرے بچوں کو مارتا ہے وہ بھی دہشت گرد میں مذمت کرتا ہوں میں ہر جگہ مذمت کی ہے میں آئندہ بھی کروں گا لیکن بیٹھ کر حکومت کو ریاست کو، سب کو بیٹھ کر سر جوڑ کر بات کرنی چاہیے آج میرے گاؤں کا سر بندر کے ایک بیٹی نے خودکش کیا ایک بیٹی نے میرا ہمسایہ ہے اُن کی قیادت نیشنل پارٹی کے گھر والے ہیں اُن کی پہلی کوئی قیادت تھی جمہوری جدوجہد کرنے والے ہیں وہ اُن کے دادا سے اِس بیٹی کے دادا سے اُنہوں نے جمہوریت پاکستان کے ساتھ سیاست کی اِس بیٹی کے دادا سے لے کر ابو اور اُس کے چاچا تک لیکن یہ بیٹی کو یونیورسٹی سے کیوں خودکش کے لیے مجبور ہوا؟ یہ cause یہ اسباب جاننے کی ضرورت ہے یہ بتانے کی ضرورت ہے بیٹھنے کی ضرورت ہے کہ ہم بیٹھے بات کریں سمجھے کہ میری بیٹی پیاری، بیٹیاں ہماری پیاری پڑھی لکھی بیٹیاں خودکش کے لیے تیار ہو رہے ہیں کیوں ہو رہی ہیں؟ یہ بیٹھنے کی سنجیدہ ہو کر کے بیٹھنے کی ضرورت ہے یہ وفاقی وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا یہ تو ایک SHO کی مارا ہے SHO کے ذریعے ہم فلاں کریں گے تو ایک بندے نے صحیح کہا تھا پہلے تو کچے ڈاکو سے اپنے بکتر بند گاڑی تو واپس دلا دو پھر آکر کے جو ہے نا یہ کچے ڈاکو والے اِن سے یہ SHO کے ذریعے مقابلہ کرو یہ کوئی مذاق اُڑانے والی بات ہے کیا بلوچستان کے تم مذاق اُڑاتے ہو بلوچستان کے ساتھ توہین کرتے ہو میری آخری بات یہ ہے اس ایوان سے حکومت والوں سے بھی ہم سب سے بھی بلوچستان آج جل رہا ہے ہمارے بچے مر رہے ہیں، مذمتوں سے کچھ نہیں ہوگا آئیں ہم سب بیٹھ کر کے جرگہ کریں سر جوڑ کے بیٹھ جائیں کہ ہمارے یہ نوجوان جو پہاڑوں میں گئے ہیں وہ بھی ہمارے بچے ہیں اُن کو واپس لائیں اُس کو جمہوری عمل میں شامل کردیں اور باقی نوجوان ہمارے فیصلوں کی وجہ سے باقی نوجوان باغی نہ بنے پہاڑوں کی طرف نہ جائیں ہمارے اِس ظلم اور جبر کی وجہ سے آخری بات دوبارہ میں کروں گا اِس قرارداد کی روشنی میں آپ قراردادیں لاتے رہیں گے جب تک FC کو بلوچستان سے نہیں نکالو گے ہمارے بچے مرتے رہیں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آج کی کاروائی کو ملتوی کیا جاتا ہے کل تک کے لیے۔ کل پھر اِسی موضوع کے اُوپر کل ہم انشاءاللہ 3:00 بجے جو ہے اسمبلی میں جو آجائیں گے۔ Thank you so much۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 35 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆